ناقابلِ یقین سچائیاں

www.KitaboSunnat.com

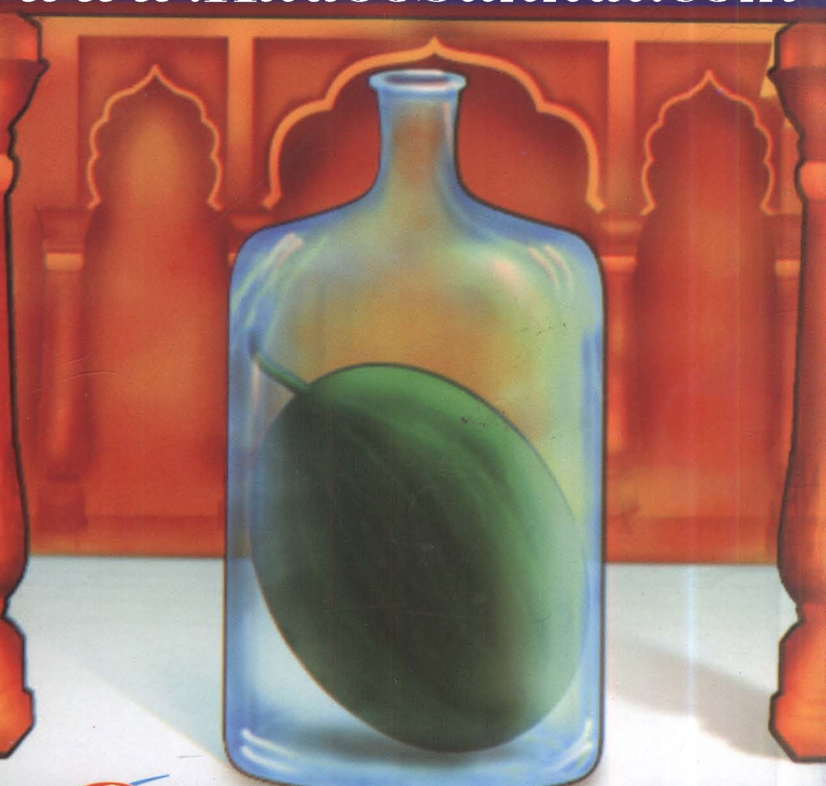

اعداد: ابو عبداللہ - محمد طاہر نقاش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ناقابل یقین سچائیاں

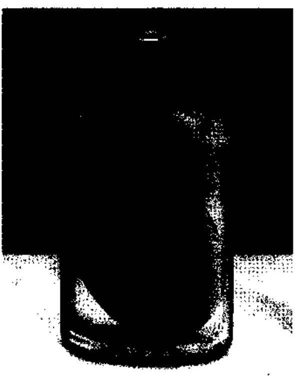

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

All rights reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- ناقابلِ یقین سچائیاں

اعداد: ---------- ابو عبداللہ - محمد طاہر نقاش

با اہتمام ---------- محمد طاہر نقاش

سن اشاعت ---------- مئی 2012ء

طباعت ---------- شفیق پریس، لاہور

قیمت ---------- روپے

سرگوشیاں پبلشرز

042-37361428

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ناقابلِ یقین سچائیاں

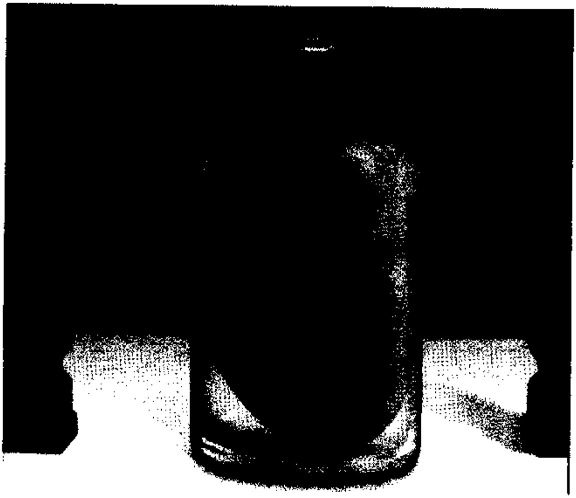

اعداد: ابو عبداللہ۔ محمد طاہر نقاش

---- علم وادب کی نایاب مفید اور اصلاحی کتب کا مرکز ----

سرگوشیاں پبلشرز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔

فون: 042-37361428

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷻ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا ہی مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

المکتبۃ [illegible]انیہ
99۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ....

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فہرست

✧ دیباچہ ---------- 7
✧ آسمان سے گوشت برسا ---------- 9
✧ منحوس ترین جہاز ---------- 14
✧ نرالی تصویریں ---------- 19
✧ پر اسرار ممی ---------- 24
✧ بونے آدمی ---------- 29
✧ چٹانوں میں زندہ مخلوق ---------- 33
✧ کیڑوں کا خالق ---------- 38
✧ ہپناٹزم کے ذریعے قتل ---------- 42
✧ ڈائیڈن کی تحریریں ---------- 47
✧ اک مُعمّہ ہے ---------- 52
✧ میں جانتا ہوں ---------- 57
✧ حیوانات کے عجائب ---------- 65
✧ ہماری کہکشاں اور دوسرے مجرّے ---------- 75
✧ کائنات اور سائنس ---------- 83

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سچی بات

کیا ایسا ہوسکتا ہے!!؟

پیارے بچو! ہمارے ادارے کی یہ ایک نئی کتاب ہے، جسے پڑھ کر آپ حیرت کے سمندر میں غوطے کھانے لگیں گے اور بے اختیار پکار اٹھیں گے کہ...... ''کیا ایسے بھی ہوسکتا ہے''...... آپ کی عقل ان حقائق کو تسلیم نہیں کرے گی...... آپ ضرور سوچیں گے بلکہ کہیں گے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے...... آپ ٹھیک سوچیں گے اور ٹھیک ہی بولیں گے...... لیکن...... بعض حقائق ایسے ہوتے ہیں کہ جو کرہ ارض پر رو پذیر ہو چکے ہوتے ہیں، مشاہدے میں آ چکے ہوتے ہیں، آنکھوں سے ان کو دیکھا جا چکا ہے لیکن عقل تسلیم نہیں کرتی۔ کھلی آنکھیں، جیتے جاگتے لمحوں اور چلتی سانسوں کے باوجود ان پر یقین کرنے کو طبیعت آمادہ نہیں ہوتی، دل و دماغ نہیں تسلیم کرتے۔

ہماری یہ کتاب ''ناقابلِ یقین سچائیاں'' کچھ ایسے ہی حقائق پر مبنی ہیں کہ جو دنیا میں واقع ہو چکے ہیں اور آج تک عقل انسانی اور جدید سائنس ان کی کوئی توجیہ و تاویل پیش نہیں کر سکی۔ نہ ہی یہ حقائق تسلسل کے ساتھ پیش آ رہے ہیں...... دنیا کے سائنسدانوں اور سکالرز و محققین کا مسلسل اصرار ہے کہ یہ واقعات رونما ہو چکے ہیں...... اور بالکل پر مبنی ہیں لیکن آج تک عقل انسانی حیران ہے کہ ان کو تسلیم کرے یا نہ کرے!!؟؟

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ بھی یہ کتاب پڑھ کر حیران و پریشان ہو جائیں گے۔ میں تو صرف اتنا کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اس کے لیے کوئی قانون یا چیز رکاوٹ نہیں، کبھی کبھی وہ دنیا میں ایسے شاذ واقعات معرض وجود میں لاتا ہے جو معمول، عقل اور قانون کے خلاف ہوتے ہیں۔ ان سے اللہ کی ربوبیت بھی ثابت ہوتی ہے اور حضرت انسان پر یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ کوئی ذات ہے جو اس کائنات کو منظم و مربوط طریقے سے چلا رہی ہے۔ جس کے قبضہ قدرت میں ساری کائنات کا نظام ہے۔ اس کے لیے کوئی کام مشکل نہیں اور ہمیں آخر ایک دن مرنا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور دنیا میں کیے گئے اپنے اچھے اور برے اعمال کا جواب دینا ہے، اور ان اعمال کی انجام دہی کے صلے میں سزا یا جزا کا حق دار ٹھہرنا ہے۔ لہٰذا آج ہی اپنی زندگی کو اس کی بندگی و عبادت اور رضا مندی کے تحت اس کے احکام و فرامین کے مطابق چل کر گزاریں، تاکہ اس دنیا میں بھی سکون مل سکے اور دوسری دنیا میں بھی عیش و آرام اور انعام کے حق دار ٹھہر سکیں۔ اب میں زیادہ دیر آپ کے درمیان حائل نہیں ہوں گا۔ آپ یہ کتاب پڑھیں اور حیرتوں کے سمندر میں غوطے کھائیں۔ آیندہ ملاقات تک کے لیے اللہ حافظ۔

آپ کا بھائی

محمد طاہر نقاش

لاہور، 13-3-2012

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

یہ کتاب جو آپ پڑھنے جا رہے ہیں بنیادی طور پر ایسے محیرالعقول لیکن حقیقی واقعات پر مشتمل ہے' جو اس دنیا میں جس کے میں اور آپ مکین ہیں، پیش آئے لیکن سائنس دان اور مفکر جن کی کوئی بھی سائنس اور عقلی توجیہہ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ شاید اسی لیے علامہ اقبال نے فرمایا تھا:

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

یہ واقعات "کرشمۂ قدرت" ہیں یا پھر پندرہویں صدی کے انسان کے لیے کھلا چیلنج' ممکن ہے آج سے کچھ عرصہ بعد سائنس اس قابل ہو جائے کہ اس کے لیے یہ سب کچھ معمہ ہی نہ رہے بلکہ یہ عقدہ وا ہو جائے لیکن فی الوقت دنیا بھر کے مفکرین اور سائنس دانوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے پاس ان سوالات کا کوئی جواب موجود نہیں۔

میں چونکہ بنیادی طور پر سائنس کا طالب علم ہوں اور اس کتاب کو لکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ تحقیق اور جستجو ہمارے نوجوانوں کی عادت بن جائے' اس لیے آخری ابواب میں اہم نوعیت کی بنیادی اور دلچسپ معلومات پیش کر دی ہیں۔ اس امید کے ساتھ کہ میری یہ حقیر کاوش آپ کے نزدیک ''قابلِ مطالعہ'' ٹھہرے گی۔

❁❁❁

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے گوشت برسا

کیا آسمان خالی ہے؟ ناقابلِ تردید شہادتوں سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم آسمان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر دھوکہ کھا رہے ہیں۔ کیوں کہ مختلف اوقات میں آسمان سے مختلف قسم کی اشیاء زمین پر گرتی ہوئی دیکھی گئی ہیں۔

مثال کے طور پر 22 دسمبر 1955ء کا یہ واقعہ ملاحظہ ہو

ولیم شانون اور جارج برنس میڈ اسکندریہ (ورجینا) کی R.C.A سروس کمپنی میں ڈیوٹی دینے کے لیے کار میں سفر کر رہے تھے' ابھی وہ ماؤنٹ ویرنون کی شاہراہ پر ہی چکر کاٹ رہے تھے کہ ان کے ساتھ ایک غیر معمولی حادثہ پیش آیا۔ دونوں کی رپورٹ کے مطابق ''اچانک دھماکے کی آواز سنائی دی اور کار کے شیشے میں ایک بہت بڑا سوراخ نمودار ہو گیا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی منجمد مچھلی ہے جس کی لمبائی دس انچ ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ بم کی طرح ڈراؤنی آواز سے کار سے ٹکرائی تھی۔ اس کی رفتار اتنی زیادہ تھی کہ اس نے کار کے شیشے میں ایک مربع فٹ کا سوراخ کردیا تھا۔ جائے واردات کے اردگرد کوئی کار تھی نہ جہاز، اس لیے اس عجیب وغریب حادثے کی تشریح مشکل تھی' وہاں صرف ایک منجمد مچھلی، ٹوٹا ہوا ایک شیشہ اوردو بد حواس سوار تھے۔جنہوں نے کار کا رخ اپنے گھر کی طرف کیا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ آسمان میں زندہ یا منجمد مچھلیاں نہیں ہوتیں لیکن اس کے باجود حالات و واقعات کی روشنی میں ہمیں بادلِ ناخواستہ اس مسلمہ قانون سے انکار کرنا پڑتا ہے۔

1805ء میں ماہرین فلکیات نے تصدیق کی کہ آسمان سے پتھر اور لوہے کے ٹکڑے مختلف اوقات میں زمین پر گرتے رہے ہیں۔ مشہور ماہرِ طبعیات "بائٹ" نے تو آسمان سے پتھر گرنے کا ازخود مشاہدہ کیا اور بیان دیا کہ جو دیہاتی کئی سالوں سے آسمان سے پتھر گرنے کی شہادتیں دے رہے ہیں وہ اپنے دعوے میں بالکل سچے ہیں۔

پرنس میڈ اور شانوں کی کار پر منجمد مچھلی کے گرنے کا واقعہ دسمبر 1955ء میں پیش آیا تھا۔ اسی طرح کا واقعہ 4جولائی 1953ء کو لانگ بیچ (کیلیفورنیا) میں بھی پیش آیا۔ چار عدد کاریں ایک ساتھ کھڑی تھیں کہ اچانک آسمان سے شفاف برف کے ٹکڑے سیٹی جیسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آواز سے نیچے گرے جس سے ایک کار ٹوٹ گئی۔

1948ء میں امریکن ایونیو میں ایل اے اسمتھ کی پرانی کار پر ایک بہت بڑا ٹکڑا آ کر گرا۔ اس کی شدت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ کار سے تمام پرزے یکے بعد دیگرے بکھر گئے اور یہ مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ کاریں ٹھیک کرنے والے ایک ملازم ایچ اے بوائیڈ نے ''لاس اینجلیز ایگزامینر'' کو بتایا:

میں نے بمشکل کار کی پالش ختم کی تھی کہ مجھے ایک آواز سنائی دی' میں نے اوپر دیکھا فضا میں چمکتی ہوئی کوئی شے تھی جو نیچے لڑھک رہی تھی۔ یہ برف کا ایک تودا تھا جو انسانی جسم کے برابر تھا جوں ہی یہ کار پر گرا اسی لمحے تمام پرزے اڑ گئے' اس گلی کے دوسرے سرے پر ایک سابقہ پی 38 کا پائلٹ چارلس روسکو اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا' اس نے بھی دھماکے کی آواز سنی تھی' بعد میں اس نے حکامِ اعلیٰ کو بتایا:

''آواز توپ کے دھماکے کی طرح تھی' جوں ہی میں اپنے دفتر 1416 امریکن ایونیو کے دروازے پر پہنچا دفتر کی چھت اس طرح ہلی جیسے کوئی بہت بڑی چٹان گر گئی ہو۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا ٹکڑے بارش کے قطروں کی طرح نیچے گر رہے تھے۔ میں نے اچھی طرح مشاہدہ کیا لیکن وہاں کوئی جہاز بھی موجود نہ تھا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ماہرین موسمیات نے تو اس پوری کہانی کو غلط ثابت کرنے کے لیے یہ بیان دیا کہ ٹکڑے کسی جہاز سے نیچے گرے تھے۔ لیکن ان کی یہ تشریح فضائیہ کے حکام نے مسترد کر دی۔

انھوں نے کہا کہ برف کے اتنے بھاری تودے کسی جہاز پر پیدا نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کوئی جہاز دو منٹ تک اتنے ٹکڑے ایک ہی جگہ پر گرا سکتا ہے۔ لیکن اس کے برخلاف برف کے ٹکڑے فضا میں موجود تھے، لیکن وہاں کوئی جہاز نہیں تھا۔ 1921ء میں چینی کے برتنوں کی طرح کی کوئی چیز اوری گان (پورٹ لینڈ) میں گری۔ اس کے ساتھ برف کے بڑے بڑے ٹکڑے تھے۔ یہ ٹکڑے ایک سو مربع فٹ کے رقبے میں پھیلے ہوئے تھے۔

19 اگست 1869ء کو لاس نس ٹس ٹاؤن شپ (کیلیفورنیا) میں سینکڑوں پونڈ گوشت ایک کسان کی زمین میں گرا۔ گوشت چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں تھا۔ یہ ٹکڑے انسانی ہاتھ کے حجم کے برابر تھے۔ یہ گوشت تازہ کٹا ہوا دکھائی دیتا تھا لیکن جلد ہی یہ متعفن ہو گیا۔ معائنہ کرنے والوں نے یہ مشاہدہ کیا کہ اس گوشت کے کناروں پر بڑے عمدہ قسم کے باریک بال موجود تھے۔ جو ستور کے بالوں کے مشابہ تھے۔ لیکن یہ کس طرح مسٹر ہڈسن کے کھیتوں میں گرا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابھی تک ایک معمہ بنا ہوا ہے اور کوئی بھی اس حیرت انگیز مظاہرے کی تشریح نہیں کر سکا۔

3 مارچ 1876ء کو باتھ کاؤنٹی (کنوکی) میں بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا۔ کنگنسٹن کالج کے پروفیسروں کے قول کے مطابق یہ گوشت تازہ تھا اور اتنا زیادہ تھا کہ اس سے آدھی ویگن بھری جا سکتی تھی۔ یہ گوشت چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں تھا بعض ٹکڑوں کے ساتھ خون بھی لگا ہوا نظر آتا تھا یہ گوشت پہاڑوں کے دامن میں واقع 300فٹ لمبے اور 50فٹ چوڑے احاطے میں پھیلا ہوا تھا۔ عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی آنکھ سے آسمان سے گوشت برستا ہوا دیکھا۔ یہ آسمان جو بظاہر خالی نظر آتا ہے لیکن اپنے اندر چٹانیں لوہے' برف کے ٹکڑے اور بعض اوقات تازہ گوشت بھی چھپائے ہوئے ہے۔

یہ صرف زمانۂ حال کے چند حیرت انگیز واقعات کی فہرست ہے جن سے متعلق سائنس خاموش ہے سائنس اس سلسلے میں مثبت رویہ اپنانے کے بجائے ''نظر انداز کرو'' کی پالیسی پر گامزن ہے۔

❁❁❁

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

منحوس ترین جہاز

ہٹلر کے سائنس دانوں نے اس تباہ کن جنگی جہاز کی تیاری میں اپنی ساری کوششیں صرف کردی تھیں۔ اس جہاز کی رفتار برطانیہ کے جنگی جہازوں سے کئی گنا زیادہ تھی۔ انھوں نے اس جہاز پر ایک دور مار توپ بھی نصب کی جو دشمنوں سے بہت دور افق پر ہی نمٹ سکتی تھی۔ اس پر الیکٹرانک سکرین بھی لگی ہوئی تھی جو دشمن کے سامنے آنے سے پہلے ہی اس کی نشاندہی کرسکتی تھی اور جہاز کا نام ''سکارٹ ہارسٹ'' رکھا گیا۔

سکارٹ ہارسٹ میں سب سے پہلی خرابی اس وقت پیدا ہوئی جب اس کا دو تہائی حصہ مکمل ہوچکا تھا۔ اس سے ٹوٹے ہوئے شہتیروں کی طرح کی کرخت آوازیں نکلتی تھیں اور پھر ایک دن یہ اپنے پہلوؤں کے بل الٹ گیا۔

جس سے 61 کارکن ہلاک اور 110 زخمی ہوگئے' اسے سیدھا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر تین ماہ صرف ہوئے۔ بے شمار مزدور اس کام پر لگائے گئے تھے عام تاثر یہ تھا کہ یہ جہاز ''منحوس'' ہے۔

آخر کار اسے سمندر میں اتارنے کا وقت بھی آن پہنچا۔ اعلیٰ نازی حکام ہٹلر، ہملر، گورنگ، پیشرف اور ڈونیٹز سبھی اپنے ہمسایوں پر ایک تباہ کن جہاز تیار کر لینے کے متعلق اپنی مہارت کا رعب ڈالنا چاہتے تھے۔ اس دن تمام نازی وہاں پر موجود تھے لیکن خود جہاز موجود نہیں تھا۔

گزشتہ رات وہ خود ہی کھلے سمندر میں اتر گیا تھا۔ کھاڑی میں اترتے وقت اس نے کئی جنگی کشتیاں پیس کر رکھ دی تھیں۔ اپنی ناکامی چھپانے کے لئے نازیوں نے اعلان کیا کہ سمندر میں اتارنے کے خفیہ طریقے صیغہ راز میں رکھنے کے لئے جہاز سے اتارنے کی رسم گزشتہ رات ہی ادا کر دی گئی ہے۔

ہٹلر کی عظمتوں کا رکھوالا بالآخر سمندر میں تیر رہا تھا جب جرمنوں نے ڈانزگ فتح کر لیا تو انہوں نے ساری دنیا میں سکارن ہارسٹ کی تباہ کاریوں کی فلمیں بھیج دیں لیکن بہت کم لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ سکارن ہارسٹ نے جنگ کے دوران اپنے ہی نو آدمی ہلاک کر دیے تھے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوا کی آمدورفت میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی' اس کے باوجود سکارن ہارسٹ کی بڑی توپ پھٹ گئی جس سے 12 توپچی ہلاک ہوگئے۔ سکارن ہارسٹ نے اوسلو کے محاصرے کے دوران بھی اپنی نحوست کا اعادہ کیا۔ نازی جنگی کشتیوں نے اس بدنصیب بندرگاہ پر گولے برسائے۔

سکارن ہارسٹ نے بھی خوب تباہی مچائی لیکن جہاز میں ایک درجن جگہوں پر آگ لگ گئی اور بالآخر ایک دوسرے جہاز ''گنی سی نان'' نے اسے بحفاظت جنگ کے علاقے سے باہر نکال لیا۔ دن کو تو اسے برطانوی بمباروں سے چھپنا پڑتا اور رات کو یہ آہستہ آہستہ ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتا ہوا بمشکل اپنی منزل مقصود تک پہنچتا۔

نامعلوم وجود کی بنا پر اس کا ریڈار اندھیرے میں سامنے سے آنے والے ایک بڑے سمندری جہاز کی شناخت نہ کرسکا۔ جہاز میں خطرے کا الارم تو بجا لیکن بے سود' کیوں کہ چند ہی سیکنڈ بعد ٹکرانے سے جہاز تباہ ہوگیا۔ دوسرا جہاز بری طرح کیچڑ میں پھنس گیا اور اس طرح سمندری بمباروں کے ایک اڈے کا کام دینے لگا۔

سکارن ہارسٹ کی موقع پر ہی مرمت کردی گئی۔ ہٹلر کی قسمت کا ستارہ غروب ہونے والا تھا' اس کا دوسرا دیو ہیکل جنگی جہاز ''بسمارک''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سمندری اور فضائی حملوں سے تباہ ہوگیا جو ''ٹرپینٹز'' ناروی گیان میں پڑا تھا۔ وہ تارپیڈو کے حملوں سے تہہ نشین ہوگیا تھا۔ ہٹلر کے لئے اب ایک ہی راستہ تھا اور وہ یہ کہ اب وہ سکارن ہارسٹ کو بھی لڑائی میں جھونک دے۔

ایک دفعہ یہ جہاز ''البی'' کی بندرگاہ سے رات کو ازخود کھلے سمندر میں اتر گیا۔ بری طرح سے ٹکرانے اور پھر پے در پے سمندری اور فضائی حملوں کی بدولت اس کا رعب جاتا رہا تھا۔

سکارن ہارسٹ سے چند سو گز کے فاصلے پر ایک جہاز کھڑا تھا' جس کا انجن جام ہوچکا تھا۔ چند منٹوں کے بعد عقب سے برطانوی بیڑا نمودار ہوا اور پوری رفتار سے اپنے نشانے کی طرف بڑھنے لگا۔ سکارن ہارسٹ برطانوی بیڑے کی نسبت تیز تھا۔ چنانچہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگیا لیکن برطانوی کمانڈر نے سولہ ہزار گز کے فاصلے سے سکارن ہارسٹ کو نشانہ بنایا۔ ہزاروں ٹن کی گولہ باری سے جہاز ڈگمگانے لگا۔ اس کے بعد کئی گولے جہاز پر آکر لگے جس سے یہ سمندر کی تہہ میں بیٹھ گیا۔

جہاز کا زیادہ تر عملہ منجمد پانی ہی میں مر گیا۔ صرف دو آدمی بمشکل ربڑ کی نازک سی کشتی میں ساحل پر پہنچنے میں کامیاب ہو سکے'

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیکن دو ماہ کے بعد تیل گرم کرنے والے ہیٹر پھٹنے سے دونوں آدمی مر گئے۔ وہ برطانیہ کی گرفت سے تو بچ نکلے تھے لیکن سمندر کی شدید لہروں نے بھی ان سے کچھ تعرض نہ کیا تھا' لیکن سکارن ہارسٹ کی نحوست سے انہیں کوئی بھی نہ بچا سکا۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نرالی تصویریں

بجلی کے ذریعے فوٹو اتارنا تو بہت ہی آسان اور سادہ سا کام ہے، صرف ایک کیمرے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن آسمانی بجلی کا خود اپنا ہی فوٹو اتار لینا ماہرین کے لئے معمہ بنا ہوا ہے۔

یہ کیسے ہوا؟ اس بارے میں کوئی شخص بھی نہیں جانتا لیکن کبھی کبھی آسمانی بجلی کے چمکنے کا عکس شیشے میں نمایاں طور پر اترتا رہا ہے جو دیکھنے والوں کے لیے باعث حیرت بنا رہا ہے 1887ء میں کلیو لینڈ اور چٹان اوگا ئیلنسی کے درمیان ایک بوڑھی عورت رہتی تھی۔

جسے اولٹی واہ کے لوگ گرینی آس بورن کہتے تھے، رات کا کھانا کھانے کے بعد اس نے اپنے بوسیدہ مکان میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی، جہاں وہ اور اس کا خاوند کئی سالوں سے زندگی کے تلخ ایام گزار رہے تھے۔

مرنے سے چند گھنٹے پہلے وہ باہر نکل کر کھڑکی کے سامنے کھڑی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھی تاکہ اس طوفان بادو باراں کا مشاہدہ کر سکے جس نے پوری وادی میں ہلچل مچا رکھی تھی' اچانک بجلی کا کوندا لپکا۔

اور اس کے عین سامنے سڑک پر موجود چیڑ کے درخت کو پاش پاش کر کے چلتا بنا۔ گرینی اپنے تکیے پر پیچھے کو گری اس نے اپنے بازو سمیٹے اور اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔

جب اس کے پڑوسی اس کے پاس پہنچے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی' جب انہوں نے دیکھا کہ کھڑکی کے شیشے میں مرحومہ کا عکس ان کی طرف دیکھ رہا ہے اس عکس کی ٹھوڑی بوڑھی عورت کی طرح تھی اور رجھالر لگا ہوا ہیٹ بھی اس کے ہیٹ کے مشابہ تھا' اس عکس کا مشاہدہ کرنے والوں نے یہ انکشاف کیا کہ گرینی اور اس عکس میں بہت مشابہت ہے۔

کیمرے کی تصویر اور اس عکس میں صرف یہ فرق تھا کہ یہ عکس کسی نامعلوم طریقے سے اس وقت ایک عام قسم کے شیشے میں اتر گیا تھا جب گرینی کھڑکی کے سامنے طوفان کا مشاہدہ کر رہی تھی یہ عکس کئی سالوں تک اس شیشے میں موجود رہا اور پھر یہ مدہم پڑ گیا اور آخر کار غائب ہو گیا۔

گرینی آس بورن کا واقعہ کئی لحاظ سے اس واقعہ سے مشابہت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہے' جو 1903ء میں واشنگٹن میں ظہور میں آیا تھا' ایک ڈنر پارٹی میں مہمانوں نے کھڑکی کے ایک شیشے پر جو باغ کی سمت میں کھلتی تھی دو حیرت انگیز فوٹو دیکھے' یہ تصویریں قوی الجثہ بوڑھے اور ایک پژمردہ بوڑھی عورت کی تھیں۔

جب مالک مکان کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی تو اس نے ان تصویروں کا معائنہ کیا اور انہیں فوراً پہچان لیا کہ یہ تصویریں اس کے دادا اور دادی کی تھیں جو کئی سال پہلے مر چکے تھے' اس نے اس بات کی تصدیق کی کہ ایک دفعہ اس کے دادا اس کھڑکی کے سامنے طوفان کا مشاہدہ کرر ہے تھے لیکن ان کی تصویریں کس طرح شیشے میں ثبت ہو گئی تھیں؟ یہ سمتھ سونین جیسے ادارے کے لئے بھی ایک اسرار کی حیثیت رکھتی ہیں۔

یہ شیشہ بڑی احتیاط سے کھڑکی سے جدا کر کے عجائب گھر میں لے جایا گیا جہاں سائنس دانوں نے طویل تجربات کے بعد اپنی شکست تسلیم کر لی' ان کے کہنے کے مطابق اس شیشے میں دو بوڑھے آدمیوں کی تصویریں موجود ضرور تھیں لیکن یہ کس طرح شیشے میں پیوست ہو گئی تھیں یہ انہیں معلوم نہ تھا۔

یہ شیشہ انسٹی ٹیوٹ کی تین لاکھ مالیت کے دوسرے نوادرات

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ رکھ دیا گیا اور یہ اب بھی وہیں موجود ہے۔

2 دسمبر 1891ء کو نیو البانی (انڈیانا) میں صوفیا نامی عورت ایسٹ ففتھ سپرنگ اسٹریٹ میں اپنے گھر میں انتقال کر گئی' اس کی تجہیز و تکفین کی رسم تیسرے دن ادا کی گئی' اس سے اگلے دن اس کی بھاوج اس کے مکان میں داخل ہوئی تا کہ وہ مکان میں موجود اشیاء نکال کر اپنے گھر لے جائے۔

جب اس نے دیکھا کہ مردہ عورت کا چہرہ سامنے کی کھڑکی کے شیشے سے اس کی طرف گھور رہا ہے تو وہ بہت خوفزدہ ہوئی' ایک ہفتہ تک یہ عکس بدستور شیشے میں رہا اور پھر آہستہ آہستہ یہ واضح ہوتا گیا کہ تمام افراد اس بات پر متفق تھے کہ عکس اسی بوڑھی عورت کا ہے لیکن یہ کس طرح شیشے میں ابھر گیا کوئی بھی نہ بتا سکا۔

اسے مٹانے کی کئی کوششیں کی گئیں لیکن کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی' آخر کار مسز شریف کا ایک بیٹا جو تجہیز و تکفین کی رسوم میں شرکت کی غرض سے کیلیفورنیا سے بہت دیر بعد پہنچا تھا' نے اپنا رومال لے کر اس پر پھیرا تو یہ تصویر غائب ہو گئی اور پھر کبھی دوبارہ نمودار نہ ہوئی۔

اس طرح کی حیران کن تصویر سمتھ کے گھر میں بھی تھی' سمتھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک بوڑھا کسان تھا جو ڈلمیوائل (کنٹوکی) سے چھ میل مغرب کی طرف رہتا تھا۔ یہ واقعہ 1865ء کے موسم بہار کا ہے۔

سول جنگ زوروں پر تھی اور اسمتھ اپنے پڑوسیوں کی طرح اس انتظار میں تھا کہ کب محاذ سے بلاوا آتا ہے؟ ایک صبح سخت طوفان کے بعد اسمتھ اور اس کی بیوی ایک قوس وقزح کو دیکھ کر حیران رہ گئے جو ان کی تین شیشوں والی کھڑکی کے پاس محراب بنائے ہوئے تھی۔ اگرچہ یہ قوس وقزح مکان سے کچھ فاصلے پر نظر آتی تھی لیکن اس کی موجودگی کے بارے میں شک وشبے کی کوئی گنجائش نہیں تھی، یہ قوس وقزح بھی اس کے ساتھ ہی بلند ہوگئی اس کی موجودگی سے خوف وہراس پھیل گیا۔

سینکڑوں لوگ اس قوس وقزح کو دیکھنے کے لئے آتے رہے۔ لوگ اس سے جنگ کے متعلق شگون لینے لگے چند دنوں کے بعد جنگ ختم ہوگئی لیکن یہ قوس وقزح بدستور شیشے میں موجود رہی اور یہ بیس سال بعد اس وقت بھی موجود تھی جب کسنی بینٹی انکوائرز کے نمائندوں نے اس قوس وقزح کو ایک دستاویزی معموں کی فہرست میں داخل کر دیا۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

پر اسرار ممی

آثارِ قدیمہ کا سب سے بڑا اسرار دنیا کی وہ سب سے چھوٹی ممی ہے جس کی لمبائی صرف چودہ انچ ہے۔ یہ اتنی قدیم ہے کہ تاریخ میں اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔

دنیا کے طول وعرض میں سائنس دانوں نے اس ممی کا معائنہ کیا ہے' وہ اسے دیکھ کر حیران رہ گئے ہیں۔ اس ممی کو'' کاسپر'' میں جدید سائنسی طریقوں سے محفوظ کر لیا گیا ہے۔

اکتوبر 1932ء میں سونے کی تلاش میں چٹانوں کے نمونے حاصل کرنے والی پارٹی نے پیڈرو پہاڑ کے دامن میں یہ سخت پتھر میں ایک رنگین مادہ دیکھا یہ جگہ'' کاسپر'' کے مغرب میں ساٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

چنانچہ انہوں نے پتھر میں پہلے سے زیادہ گہرا سوراخ کرنا شروع کر دیا' طاقت ور بارودی دھماکے سے پتھریلی چٹان میں ایک قدری کھوہ نمودار ہوئی جو چار فٹ چوڑی اور تقریباً پندرہ فٹ گہری تھی۔ جب دھواں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور گرد زمین پر بیٹھ گئی تو کان کن اس پتھر کے قریب آئے' انہوں نے اس غار میں جھانکا وہ غار کی تہہ میں انسانی شکل کی ایک ننھی منی ممّی کو دیکھ کر لرز گئے۔

غار میں گہری زرد رنگ کی ایک ممّی تھی جو اپنے بازوؤں پر بیٹھی ہوئی تھی' اس کا چہرہ شکن آلود تھا اور یہ کسی قدر بندر سے مشابہ تھی اس کی آنکھیں ایک خاص زاویے پر نیچے کو جھکی ہوئی تھیں ایسا لگتا تھا جیسے یہ عجیب وغریب ممّی ان آدمیوں کو دیکھ کر آنکھیں جھپک رہی تھی جنہوں نے اسے دریافت کیا تھا۔

کان کنوں نے اسے بڑی احتیاط سے اٹھایا اور کمبل میں لپیٹ کر کاسپر لے آئے جہاں ان کی اس دریافت نے ہلچل مچا دی۔

سائنس دان اگرچہ شک میں تھے لیکن وہ اس معاملے میں دلچسپی لے رہے تھے کیونکہ بظاہر یہ بات ممکن نہ تھی کہ ایک زندہ انسان کو پتھر کی چٹان کے اندر گاڑ دیا جائے لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ موجود تھی اور مسلمہ اصولوں کا منہ چڑا رہی تھی۔

ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی زندہ مخلوق نہ ہو' شاید یہ کوئی فریب ہو' ایکسرے کے ذریعے سے اس کی ماہیت معلوم کی جاسکتی تھی اور ایکسرے نے بتا بھی دیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایکسرے کے ذریعے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ یہ مخلوق یا تو آدمی ہے یا آدمی کی طرح کی کوئی اور مخلوق ہے' اس کی کھوپڑی' ریڑھ کی ہڈی اور پسلیاں اپنی اپنی جگہوں پر موجود تھیں۔ اس کے بازوؤں اور ٹانگوں کی ہڈیوں کی شناخت بھی واضح طور پر ہو گئی۔

اس آدمی کی ممی 14 انچ لمبی تھی اور اس کا وزن 12 اونس تھا۔ اس کی پیشانی کم چپٹی تھی لیکن ناک قدرے چپٹی تھی۔ نتھنے فراخ تھے' منہ چوڑا اور ہونٹ مڑے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کھسیانی ہنسی ہنس رہی ہو۔ ایکسرے کے ذریعے تمام دانت صاف طور پر دکھائی دیتے تھے۔

ماہرین حیاتیات جنہوں نے اس کا معائنہ کیا ہے نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی عمر مرتے وقت 65 سال کی تھی' اس کی موت کس طرح واقع ہوئی کسی سائنس دان نے اس بارے میں ابھی تک کوئی رائے ظاہر نہیں کی ۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے علم انسانی کے شعبہ کا سربراہ ڈاکٹر پیشترو کا کہنا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ممی کسی انسان کی ہے اور ایکسریز سے یہ بات بلا شک وشبہ ثابت ہو چکی ہے کہ یہ ممی کسی معمر آدمی کی ہے۔

یہ پراسرار ممی ایک ایسے کوتاہ قد آدمی کی نشاندہی کرتی ہے جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آج تک دریافت نہیں ہوسکا۔کیا یہ ممّی کسی بچے کی تھی؟ماہرین حیاتیات کے خیال میں جنہوں نے اس ممّی کا معائنہ کیا ہے کہ یہ ممی کسی کی بھی ہو مرنے سے پہلے اس کے اعضاء پوری طرح نشوونما پا چکے تھے۔

بوسٹن کے عجائب گھر کے مصری ڈیپارٹمنٹ کے مہتمموں نے اس ممّی کا معائنہ کرنے کے بعد اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ ان کے خیال میں یہ مصر کی ممیوں کی طرح ہے لیکن فرق صرف یہ ہے کہ یہ ایک کپڑے میں لپٹی ہوئی ہے تاکہ ہوا لگنے سے خراب نہ ہو۔

یہ عین فطری بات تھی کہ اس غار کا معائنہ کیا جاتا جہاں سے یہ ممّی دستیاب ہوئی تھی' چنانچہ معائنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس غار میں کوئی تحریر نہیں تھی' بلکہ صرف ایک پتھر تھا جس پر یہ ممّی بے شمار سالوں سے ایستادہ تھی' یہ عین ممکن ہے کہ وہ اپنے دور میں کوئی عجوبہ رہا ہو۔

اس طرح کی ممّی 1920ء میں کنٹوکی کے موتھ غار سے بھی ملی تھی جس کے بال سرخ رنگ کے تھے' یہ ممّی بھی پتھر پر رکھی ہوئی تھی' اس کی لمبائی تین فٹ تھی جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا تھا کہ چند سو سال پہلے ہی اسے حنوط کیا گیا ہوگا پیڈرو پہاڑ کی اس ممّی کا معمہ ابھی تک حل نہیں ہوسکا اور نہ کبھی حل ہو سکے گا کیونکہ فی الحال ماہرین مختلف

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امکانات اور نظریوں کے درمیان اختلاف دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

وہ کاسپر میں اس ممّی کی نمائش کرنے کے بعد خاموش ہو گئے ہیں جو بنی نوع انسان کے عہد ماضی کی ایک قیمتی یادگار ہے۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بونے آدمی

کیا کرۂ ارض پر کبھی کسی بونی نسل کا وجود رہا ہے' کیا آثار قدیمہ کے دریافت کردہ یہ پراسرار بونے روایتی پریاں تھیں؟

ماہرین آثار قدیمہ ایک عرصے سے ان ننھی منّی سرنگوں اور سیڑھیوں کو دیکھ کر متحیر ہیں جو سکومان اور جنوبی امریکہ کے دوسرے شہروں کے کھنڈرات سے دریافت ہوئی ہیں' یہ سرنگیں بہت تنگ ہیں' دروازے اتنے چھوٹے ہیں کہ ان میں ایسے آدمیوں کا داخلہ بھی ممنوع ہو گا جنہیں ہم "بالشتیئے" کہتے ہیں۔

اس کے باوجود اس بات کا واضح ثبوت موجود ہے کہ یہ دروازے اور سرنگیں اکثر استعمال کی جاتی تھیں کیونکہ جس سخت پتھر کو تراش کر یہ راستہ بنایا گیا تھا' وہ نمایاں حد تک گھسا ہوا تھا' یہ کون لوگ تھے؟ کس جگہ سے آئے تھے اور ان کا کیا حشر ہوا؟

آج کے اس دور میں ہمارے لئے ان سوالوں کا جواب دینا سخت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشکل ہے' اگرچہ ان کے وجود سے متعلق ہمارے پاس محیّر العقول شہادتیں موجود ہیں' مثلاً: وہ تنگ سرنگ ہے جو ٹھوس چٹانوں کے اندر کئی میلوں تک کھودی گئی تھی اور بار بار کے استعمال سے گھس گئی تھی۔

دنیا کے مختلف حصوں سے چند ایسے آثار دستیاب ہوئے ہیں جو بونے آدمیوں کے وجود کی تصدیق کرتے ہیں' ان میں ہاتھی دانت کے وہ خوبصورت مرصع ٹکڑے بھی ہیں جو جزیرۂ ایلبوٹن کے شہر شمیا میں دریافت ہوئے تھے اور جنہیں ''بونوں کے چقماق'' کا نام دیا گیا تھا۔

یہ ٹکڑے تیر کی انی کی طرح ہیں اور لمبائی میں بمشکل نصف انچ ہوں گے۔ ان کی شکل شباہت سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں کسی انسانی ہاتھ نے تراشا ہے۔

اگرچہ یہ بونی مخلوق مدتوں سے فنا ہوگئی ہے' تاہم اس امر کی واضح شہادتیں موجود ہیں کہ وہ لوگ کوتاہ قد تھے۔ اس زمانے میں بھی دنیا کے مختلف حصوں میں بونے لوگوں کا وجود پایا جاتا ہے' افریقہ کے جنگلوں میں رہنے والے ایک قبیلہ کے تمام آدمیوں کے قد چار فٹ سے زیادہ نہیں ہیں۔

اگرچہ ان کے اعضا پوری طرح نشوونما پائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح آسٹریلیا میں بھی ایک ایسا قبیلہ موجود ہے جن کے قد پانچ فٹ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے بھی کم ہیں۔ اگرچہ ان میں بونے آدمی بھی موجود ہیں جو شاید کسی بیماری یا ناقص غذا کی وجہ سے اس بیماری کا شکار ہوئے ہیں۔

ان بونوں کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے' اول: ٹھگنے قسم کے لوگ (جن کا جسم اور سر نارمل ہوتا ہے لیکن بازو اور ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں) دوم: بالشتئے جن کے اعضا متناسب لیکن عام لوگوں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں' ان بونوں میں سے بعض تو تاریخی اہمیت کے حامل ہیں' مثلاً: نیپلز کے چارلس سوم اور پی پن اور ٹورز کے ''گرے جوری'' یورپ کا ''اٹیلا'' بونا تھا۔ حسین پاشا جس نے ریاستی اصلاحات کو عام کیا بالشتیا تھا۔ مشہور افسانہ نگار السیوپ کا قد 3.5 فٹ سے بھی کم تھا لیکن ان کے نو کے نو بچے صحت مند اور نارمل تھے۔

1742ء میں ایک مشہور سنار رابرٹ سکنر کی شادی ہوئی خاوند اور بیوی دونوں کا قد تیس انچ (اڑھائی فٹ) تھا۔ ان کے ہاں چودہ بیٹے کٹے اور نارمل قد کے بچے پیدا ہوئے۔ چار سال کی عمر میں تمام بچوں کا قد اپنے والدین کے قد کے برابر تھا۔

امریکہ کا مشہور ترین بالشتیا برگی پورٹ کا چارلس سٹریٹ اون تھا' جس کی نشوونما پیدائش کے پانچویں مہینے ہی رک گئی تھی' اس وقت اس کا قد 21 انچ تھا۔ مشہور بازی گر پی ٹی برام نے ٹام تھمب کے نام

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے اس کی نمائش کر کے بے شمار دولت اکٹھی کی۔

رابرٹ سکو کی طرح ''ٹام تھمب'' کی شادی لوی ناوارن سے ہوئی جس کا قد ٹام تھمب کے برابر تھا' اس دلچسپ شادی کی بازگشت دس سالوں تک سنائی دیتی رہی۔ یہ ننھا منا جوڑا صدر لنکن اور ان کی بیگم سے وہائٹ ہاؤس میں ملا' اس سے ان کی شہرت میں مزید اضافہ ہوا۔

شاید عوام میں سب سے زیادہ بونے قد کی خاتون میکسیکو کی نوسیا زیرٹ تھی' جس کا قد بیس سال کی عمر میں 17.5 انچ اور وزن 113 پونڈ تھا' اسے عام قالین کے نمدے میں امریکہ سمگل کیا گیا تھا۔

جس طرح بعض آدمیوں کا مشغلہ تصویریں جمع کرنا ہوتا ہے' اس طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے پہلے چند رومی بادشاہوں کا مشغلہ ''بونے'' جمع کرنے کا تھا۔ کارڈی نال وٹی لانے 1566ء میں روم میں ایک دعوت کا انتظام کیا جس میں 34 بونے مہمان خصوصی تھے۔

1710ء میں پطرس اعظم کے پاس 72 بونے تھے' جنہیں وہ کسی شادی کے موقع پر آرائش کے لیے استعمال کرتا تھا۔ مشہور انگریز بالشتیا جیوفری کا قد تیس سال کی عمر میں اٹھارہ انچ تھا۔

❁❁❁

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چٹانوں میں زندہ مخلوق

کئی لوگوں نے چٹانوں کے اندر زندہ مخلوق دیکھی ہے۔ سائنس کہتی ہے کہ یہ چیز ممکن نہیں ہے' لیکن ناقابل تردید شہادتوں سے انسان یہ بات ماننے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ یہ سچ ہے اور ایسا ہوا ہے۔ یہ واقعات اتنی کثیر تعداد میں رونما ہوئے ہیں کہ بہت سے لوگ قدرت کے اس حیرت انگیز کرشمے سے انگشت بدنداں رہ گئے۔

22 اپریل 1881ء کو "جوئی مولینو" روبی پل (نی ویدا) کی وائنینڈ ویسٹ کان سے ساٹھ فٹ کی بلندی پر کھڑا سرنگ کے دھانے پر ایک نوکیلی چٹان پر کدال چلا رہا تھا۔ ضرب کی شدت سے چٹان کا ایک ٹکڑا نیچے آکر گرا جس کی وجہ سے جوئی کا پاؤں زخمی ہوگیا۔ اس صدمے کی شدت سے جوئی کو اتنا طیش آیا کہ اس نے ہتھوڑا اٹھا کر پوری قوت سے اس چٹان پر دے مارا جو اس کے خم کا باعث بنی تھی۔ چٹان ٹوٹ گئی۔ یہ دیکھ کر وہ بہت حیران ہوا کہ چٹان میں انسانی کلے جحم کے برابر ایک سوراخ ہے' یہ سوراخ ہتھوڑے کی ضرب سے نمودار

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا' اس میں سفید سفید کیڑے تھے' جوئی مولینو نے یہ کیڑے اٹھالئے۔ بادیٔ النظر میں ان کیڑوں میں زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے' لیکن نصف گھنٹے کے بعد بعض کیڑوں نے حرکت کرنا شروع کردی' ایک گھنٹے کے بعد تمام کیڑے سرنگ کے دھانے کے فرش پر رینگ رہے تھے۔

اس حیرت انگیز منظر کو دیکھنے کے لئے تقریباً ایک درجن کان کن جمع ہوگئے' کان کے ذمہ دار افسروں نے ان کیڑوں کو تحقیقات کے لئے پتھر کے خول سمیت امریکہ کے کان کنی کے شعبے کو بھیج دیا۔ چند ہفتوں کے بعد اس شعبے کی طرف سے جواب موصول ہوا جس میں لکھا گیا تھا کہ یہ سب کچھ کسی غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے۔ کیڑوں کا چٹانوں میں زندہ رہنا ممکن نہیں اور یہ کہ جو واقعات کان کنوں نے بیان کئے ہیں درست نہیں ہیں۔

اس طرح کا ایک واقعہ 1892ء میں کلفٹن (ایری زونا) کی مشہور زمانہ لوہے کی کان ''لانگ فیلو'' میں بھی پیش آیا۔ جب مزدوروں نے لوہے کی کچ دھات کو توڑا تو اس کے تابوت نما سوراخ سے نیم مردہ بھونرے نکلے' یہ بھونرے ''ال پاسو'' کے مشہور ماہر طبقات الارض مسٹر زیڈ ٹی وائٹ کو بھیجے گئے' اس نے ان کیڑوں کو اپنی لائبریری

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں واقع نمونوں کے ایک صندوق میں سفید کاغذ پر رکھ دیا جہاں ان سب میں کئی ہفتوں کے بعد زندگی کے آثار پیدا ہوئے۔

وائٹ نے ایک بھونرے کا خوردبین سے معائنہ کیا' اس نے دیکھا کہ بھونرے نے ایک ننھے بچے کو جنم دیا ہے اور یہ بچہ بالکل سفید تھا' اسے ایک جار میں رکھا گیا تھا جہاں وہ کئی مہینوں تک زندہ رہا۔ وائٹ نے بالآخر بھونرے اور اس کے ننھے سے بچے کو لوہے کی کچھ دھات سمیت واشنگٹن کے سمتھ سونیسن انسٹی ٹیوٹ میں تحقیقات کی غرض سے بھیج دیا لیکن ''سمتھ سونیسن'' کے سائنسدان بھی حیران ہونے کے سوا کچھ نہ کر سکے۔

1873ء میں کوئلے کی ''بلیک ڈائمنڈ'' کان میں ماؤنٹ دیا بالو (سان فرانسسکو میں واقع ہے) کان کنوں نے چونے کی ایک چٹان کو توڑا تو اس کے خلا میں سے ایک مینڈک برآمد ہوا' یہ مینڈک اتنی مضبوطی سے چٹان میں پیوست تھا کہ اس کے جسم کے نشانات سوراخ کی دیواروں پر ثبت ہوگئے تھے' یہ بالکل اندھا تھا اور صرف ایک ٹانگ کو حرکت دے سکتا تھا۔ یہ مینڈک صرف ایک دن زندہ رہ سکا۔ اس مینڈک کو اس چٹان سمیت سان فرانسسکو کی سائنس اکیڈمی کو بھیج دیا گیا' یہ سائنسدانوں کے اس دعوے کے توڑ کا زندہ ثبوت تھا کہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چٹانوں میں کسی زندہ مخلوق کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ایکٹن (انٹاریو) میں پیش آیا۔ اکتوبر 1893ء میں ایکٹن کی براؤن اینڈ ساحل چیڑھ کے ایک بڑے کندے کو چیر رہی تھی۔ باہر کی طرف تختہ چیرا جاچکا تھا۔ دوسرا تختہ چیرنے کے بعد مزدوروں نے کندے پر ایک گہرا نشان دیکھا تو انہوں نے آرا بند کردیا' ان کے خیال میں یہ نشان دھات کے ایک ٹکڑے کا تھا' کیوں کہ اس کی وجہ سے آرے کے قیمتی تیرے کو کافی نقصان پہنچا تھا۔

گول شکل کا یہ ٹکڑا سخت لکڑی کا بنا ہوا تھا' اس کے خلا میں مینڈک تھا جو آرے کے دندانوں کی وجہ سے دو حصوں میں کٹ چکا تھا۔ یہ درخت جس سے مینڈک برآمد ہوا کوئی دو سو سال پرانا تھا اور وہ حصہ جہاں سے مینڈک برآمد ہوا تھا۔ درخت کے پیندے سے فاصلے سے ساٹھ فٹ کے فاصلے پر تھا۔

ٹھوس اشیاء میں زندہ اجسام کی موجودگی کا دستاویزی اور ناقابل تردید ثبوت وہ گرینائیٹ ہے جو 1929ء میں جارج بین لور پول کی گودی میں پانی کے نیچے دریافت کیا گیا' اس گرینائیٹ کو تراش کر سیڑھیاں بنائی جارہی تھیں' اس تراش خراش کی بدولت ایک چھوٹا سا مینڈک سوراخ سے برآمد ہوا' یہ مینڈک کئی گھنٹوں تک زندہ رہا' اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے کئی دفعہ سطحِ آب پر آنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا' بالآخر وہ ڈوب گیا۔ کئی سائنسدانوں نے مینڈک اور اس کے سوراخ کو دیکھا وہ اس معاملے پر سر ہلانے کے سوا کچھ نہیں کرسکتے تھے' یہ زندہ ثبوت تو تھا لیکن فہم وادراک سے بالاتر تھا اور عقل اسے تسلیم نہیں کرسکتی تھی۔

❋❋❋

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیڑوں کا خالق

کیا انڈریو کروس نے روح کا راز پا لیا تھا؟ کیا اس نے بجلی اور کیمیائی اشیاء کے تعامل سے اتفاقی طور پر جاندار اشیاء بنا لی تھیں؟ اگر اس نے ایسا نہیں کیا تھا تو پھر وہ کیا چیز تھی جو اس نے حاصل کی تھی؟ اس کے تجربات کا پورا ریکارڈ واضح ہے' صرف اس کے نتائج کا معمہ سائنس دانوں کے لیے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔

انڈریو کروس کے پڑوسی اسے انسان کے بجائے شیطان کہتے تھے' وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کی لیبارٹری کی کھڑکی سے رات کے وقت کیسی چنگاریاں اڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ وہ دن رات اپنے سادہ سے بجلی کے آلات پر کام کرتا رہتا تھا' اس وجہ سے اس کا نام ہی بجلی والا پڑ گیا تھا۔ اکثر لوگوں نے اسے ''کافر'' اور ملحد کہہ کر اس کی مذمت کی لیکن اسے اپنے ہی کام کی دھن تھی۔

انڈریو نے اپنے طور پر بجلی کے متعلق چند تجربات کیے' اسے بجلی کے بنیادی تجربات کا کوئی علم نہ تھا۔ اس لحاظ سے اسے بنیادی اصول

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اخذ کرنے کے لیے بھی بڑی تگ و دو کرنی پڑی تھی' یہی خامی اس کی خوبی بن گئی اور اس کا نام سائنس دانوں کی فہرست میں درج ہو گیا۔ اس نے مصنوعی قلموں کو بجلی کی رو میں کئی ہفتے تک رکھا۔

انڈریو نے پوٹاشیم سلی کیٹ اور نمک کا تیزاب آپس میں ملایا' اس میں اس نے ایک مٹھی لوہے کے آکسائیڈ کی ڈالی۔ اس طرح جو بجلی کی رو حاصل ہوئی اس سے اس نے مصنوعی قلمیں بنانے کی کوشش کی۔اس کے بعد اس نے چنگاریوں پر تجربات شروع کیے۔ اس نے واقعی غیر نامیاتی اشیاء سے زندگی پیدا کرنے والی چنگاریاں حاصل کر لی تھیں؟ اس نے لندن کی الیکٹریکل سوسائٹی کو ایک خط میں اپنے تجربات کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا:

''تجربات شروع کرنے کے چودھویں دن میں نے چھوٹے سے محدب عدسے سے برق زدہ پتھر کے اردگرد چند خوشے دیکھے۔ چار دن بعد ان کا حجم دوگنا ہو گیا تھا۔ ان خوشوں کے اردگرد چھ سات ریشے بن گئے تھے' یہ ریشے اس نصف کرّہ کے خول سے بڑے تھے' جس سے وہ نکلے تھے۔ تجربے کے 26 دن بعد ان دھبوں نے ایک مکمل کیڑے کی صورت اختیار کر لی' یہ کیڑے سیدھے کھڑے ہو سکتے تھے۔ تاہم میں نے اسے کوئی خاص اہمیت نہ دی۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دو دن کے بعد جب میں نے دیکھا کہ یہ کیڑے اپنی ٹانگوں کو حرکت دے رہے تھے تو میرے لیے یہ بات بہت حیران کن تھی۔ چند دنوں کے بعد وہ پتھر سے علیحدہ ہو کر الکلی کے محلول میں حرکت کرنے لگے۔ چند ہفتوں بعد سو سے بھی زیادہ کیڑے لوہے کے آکسائیڈ پر نمودار ہو گئے تھے۔ خوردبین سے میں نے دیکھا کہ چھوٹے کیڑوں کی چھ ٹانگیں تھیں اور بڑوں کی آٹھ' جن آدمیوں نے ان کیڑوں کو دیکھا ہے وہ اسی (cari genusa) قسم کی مخلوق قرار دیتے ہیں لیکن بعض کا خیال ہے کہ یہ بالکل نئی قسم کی کوئی مخلوق ہے۔

میں اس تخلیق کے اسباب پر بحث کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا تھا' میرا خیال تھا کہ یہ مخلوق ہوا سے پیدا ہوئی اور پھلی پھولی ہے' لیکن بعد کے تجربات سے اس کی بھی تکذیب ہو گئی کیوں کہ تجربے کے اجزا کو بھٹی میں گرم کرنے کے بعد ایک بند برتن میں جمع کیا گیا تو یہی نتائج برآمد ہوئے۔

''اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ زندہ مخلوق برق زدہ مائع سے کسی نامعلوم طریقے سے معرضِ وجود میں آئی ہے''۔

انڈریو کروس نے محسوس کر لیا تھا کہ وہ اپنے ہم عصر سائنس دانوں سے بھی آگے نکل گیا ہے' اس نے ایک ایسا تجربہ کیا تھا جو فہم

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وادراک سے بالاتر تھا' وہ دراصل ایسا کر کے لوگوں کو مضحکہ اڑانے کی دعوت دے رہا تھا' جلد ہی لوگوں نے اس کی تجربات کو جھانسا اور فریب کا نام دے کر گھیر لیا۔

کئی دوسرے سائنس دانوں نے اس کے تجربات کو دہرایا تو وہ بھی اس کے تجربے کے نتائج پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انڈریو نے کبھی کوئی چیز دریافت کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس نے صرف اپنے تجربے کی اطلاع دی تھی۔ جب لوگوں نے اس پر کیچڑ اچھالنا بند کر دیا تو وہ ''لو ان ٹوک ہل'' میں اپنے گھر چلا گیا۔ جہاں اس نے امتحانی نلیوں اور بیڑیوں کے درمیان اپنی زندگی کے کئی سال گزار دیے۔ وہ سائنس کا ایک بے لوث خادم تھا' وہ اپنے بے مثل تجربے کی بدولت ہمیشہ یاد رہے گا اور ایسا تجربہ جس کے نتائج پر خود سائنس دان بھی حیران تھے۔

❋❋❋

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہپناٹزم کے ذریعے قتل

کیا کوئی شخص ہپناٹزم کے ذریعے کسی انسان کو اس حد تک تابع بنا سکتا ہے کہ وہ قتل جیسے جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے تیار ہو جائے؟ سائنس کا جواب تو نفی میں ہے لیکن عدالت نے اس قتل ''ہپناٹزم کے ذریعے قتل'' کا نام دیا ہے۔ کہانی اس طرح شروع ہوتی ہے:

''گزشتہ 23 سالوں سے پال ہارڈرپ کبھی اتنی تکلیف دہ صورت حال سے دو چار نہیں ہوا تھا' اسے اپنے کوٹ کی جیب میں پڑی ہوئی تہہ دار بندوق استعمال پر قابو بھی نہیں رہا تھا' وہ چار دفعہ بنک کے پاس گیا' ایسا لگتا تھا جیسے وہ پاگل ہے۔ اس نے اپنے کالر بھی اوپر اٹھائے ہوئے تھے کیوں کہ کوپن ہیگن میں 29 مارچ 1951ء کا وہ دن بہت سرد تھا۔

یہ ایک چھوٹا سا بنک تھا' جسے پال نے اپنے جرم کے لیے منتخب کیا تھا یا شاید یہ کہنا صحیح ہو کہ یہ وہ بنک تھا جسے کسی دوسرے شخص نے اس کے لیے تجویز کیا تھا' ایک عرصے سے ہپناٹسٹ نیلسن پال کو یہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بات ذہن نشین کراتا رہا' بندوق اس کی جیب میں تھی' اس کا دماغ کسی دوسرے شخص کی خواہشات کو عملی جامہ پہنا رہا تھا کیوں کہ پال بنک میں داخل ہو کر کھڑکی کے پاس پہنچ چکا تھا۔ کیشئر کاج مولر نے اوپر دیکھا اور معمول کے مطابق مسکرا دیا لیکن اس کی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں تک آ کر رک گئی۔ اس نے ہارڈرپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا تو اسے کچھ خلافِ توقع بات دکھائی دی پال کو معلوم نہیں کہ اس نے کیشئر سے رقم طلب کی تھی یا نہیں اور نہ کاج مولر ہی بتا سکتا ہے' اس لمحے بندوق کی نالی سے دو گولیاں نکلیں اور مولر کا کام تمام کر گئیں۔

بنک کے دوسرے ملازمین کاؤنٹر کے پیچھے چھپ گئے کاروباری افراد سامنے کے دروازے کی طرف دوڑے۔ صرف بنک کا منیجر ہانس ولیم ہی ایک ایسا شخص تھا جس نے قاتل سے دو دو ہاتھ کرنے کا فیصلہ کیا' لیکن ہانس کو اس کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ایک گولی اس کے سر کو چیرتی ہوئی نکل گئی اور وہ فرش پر خون میں لت پت گر پڑا۔ بندوق کو اپنی جیب میں ڈالنے سے پہلے پال نے اپنے آخری نشانے کو سرسری نظر سے دیکھا اور لڑکھڑاتا ہوا بنک سے باہر نکل آیا وہ بے خودی میں بڑبڑا رہا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب پال کو دوہرے قتل کے مجرم کی حیثیت سے عدالت میں لایا گیا تو اس نے جیوری کے سامنے اپنی عجیب و غریب کہانی بیان کی۔ اس نے بتایا کہ اسے ہپناٹزم کے ماہر ایک بجورن نیلسن نے ہپناٹائز کیا تھا۔ اس نے مزید کہا کہ "وہ مجھے مسلسل تین مہینے تک ہرروز تین دفعہ یہ کہتا رہا کہ تم اس بنک کو لوٹو اور اگر کیشئر تمہیں رقم نہ دے تو اسے گولی مار دو۔" اگرچہ میں بذات خود کسی کو قتل کرنا نہیں چاہتا تھا۔ تاہم نیلسن کے دباؤ کی وجہ سے میری حالت ایسی ہو گئی تھی کہ میں باوجود کوشش کے بھی اپنے آپ کو اس جرم سے روک نہ سکا۔ اگرچہ جیوری نے نیلسن کے اس دعوے کو تسلیم کر لیا کہ وہ اس وقت موجود نہیں تھا' تاہم جیوری نے پال ہارڈرپ کی اس کہانی پر بھی یقین کر لیا کہ اس نے نیلسن کو خواہشات کی تکمیل میں یہ قتل کیا تھا جس نے ہپناٹزم کے ذریعے سے یہ بات اس کے ذہن میں بٹھا دی تھی۔

جیوری نے نیلسن کو بنک لوٹنے کا منصوبہ بنانے اور قتل کی ترغیب دینے کے الزام میں گرفتار کر لیا لیکن مشکل یہ تھی کہ جرم اپنی نوعیت کا واحد اور بے مثل جرم تھا کیونکہ اسے ثابت کرنے کے لیے حکومت ڈنمارک کو یہ ثابت کرنا تھا کہ نیلسن نے پال کی مرضی کے خلاف قتل کرنے کے لیے اسے منتخب کیا تھا' پھر بار بار اسے ہپناٹائز کرتا رہا تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تاکہ وہ اس کی خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔

لیکن ایسا کرنا بہت مشکل تھا کیوں کہ ان دنوں عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہپناٹزم کے ذریعے کسی شخص کو اس طرح اپنی خواہشات کا آلۂ کار نہیں بنایا جا سکتا کہ وہ قتل جیسے جرم کا ارتکاب کر بیٹھے اگرچہ وہ ذاتی طور پر اسے پسند نہ کرتا ہو۔ ہپناٹزم کے ہاتھوں دو آدمیوں کی موت واقع ہو گئی تھی۔

کیا حکومت یہ ثابت کر سکتی تھی کہ نیلسن نے ہپناٹزم کے ذریعے ان دو آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا؟ پال ہارڈرپ پر بنک لوٹنے اور قتل کرنے کا الزام ثابت ہو گیا' چنانچہ اسے دلچسپ سزا سنائی گئی' اسے ایک ماہر نفسیات کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا تاکہ اس کی وہ حالت جس کے زیرِ اثر اس نے قتل کا ارتکاب کیا تھا ختم ہو جائے اور وہ اپنے آپ کو صحت مند محسوس کر سکے لیکن نیلسن کا معاملہ اس سے مختلف تھا اسے ملزم گردانتے سے پہلے ماہرین کی ناقابلِ تردید شہادتوں کی ضرورت تھی ڈاکٹر پال ری ٹرنے (جو ڈنمارک کے پاگل خانے کا ناظمِ اعلیٰ رہ چکا تھا اور اب کوپن ہیگن کے ہسپتال کے شعبہ نفسیات کا سربراہ تھا) اس معاملہ میں اپنے بیانات قلم بند کرائے اس نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہارڈرپ نے یہ قتل اپنی خواہشات کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلاف کیا تھا۔

دراصل وہ اس مخصوص حالت میں ایک نیم مجنوں شخص تھا جسے ہپناٹزم کے ذریعے آلۂ کار بنایا گیا تھا، ڈاکٹر ری ٹر نے مزید کہا کہ ہپناٹزم کے ذریعے کسی شخص کو کوئی کام کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے اور ہپناٹسٹ اپنے معمول ذہن میں بار بار کی تلقین سے یہ بات بٹھا دیتا ہے کہ وہ جرم دراصل کوئی جرم نہیں ڈاکٹر ری ٹر کے نظریات کی تصدیق دوسرے ماہرین نفسیات نے بھی کی۔ بعد میں نیلسن نے ایک نفسیاتی آزمائش کے دوران اس جرم کی اخلاقی ذمہ داری کو تسلیم کر لیا۔ دراصل اس نے یہ حرکت اس لیے کی تھی کہ وہ اس طرح ہپناٹزم کی قوت کا امتحان لینا چاہتا تھا۔

بجورن نیلسن کو ہپناٹزم کے ذریعے اس بے نظیر قتل کے جرم میں عمر قید سزا سنائی گئی۔ اس سزا کا ردّ عمل بڑا سخت ہوا۔ عوامی حلقے دو گروپوں میں بٹ گئے ایک گروپ اسے بے گناہ اور دوسرا مجرم قرار دے رہا تھا' لیکن ماہرین کی گواہیوں کے بعد عدالت اور حکومت نے اپنا فیصلہ برقرار رکھا۔

❋❋❋

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ڈائیٹن کی تحریریں

گزشتہ تین صدیوں سے ڈائیٹن کی چٹانوں پر کندہ ان تحریروں نے اچھے اچھے ماہرین کی کوششوں پر پانی پھیر رکھا ہے۔

اگر جدید ترین طریقوں کی مدد سے اس تحریر کو پڑھ لیا گیا تو یہ تاریخ میں ایک درخشاں باب کے اضافے کا موجب ہوگا۔ یہ بات تو ثابت ہے کہ ڈائیٹن کی چٹانون پر کندہ یہ پراسرار تحریر صدیوں پہلے کی ہے کسی شخص نے ایک نامعلوم دھاتی ہتھیار کی مدد سے مہینوں کی تگ و دو کے بعدان چٹانوں پر کوئی نا معلوم تحریر لکھی تھی یہ تحریر میساچوسٹس میں ایسونٹ نک کے قریب دریائے ٹنشن کے مقام اتصال کے قریب ایک سخت قسم کے پتھر پر کندہ ہے۔ یہ پراسرار تحریر اس وقت واضح طور پر دکھائی دیتی ہے جب سورج کی شعاعیں بیضوی طور سے اس کی سطح پر پڑتی ہیں' یہ تحریر 1690ء سے ماہرین کے لیے حیرت اور تجسس کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ 1690ء میں کاٹن ماتھر نے لکھا تھا''ڈائیٹن کی چٹانیں نیو انگلینڈ کے حیرت انگیز اور قابلِ دید

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مناظر میں سے ہیں۔ ان کی عمودی سطح پر کچھ لکھا ہوا ہے' کوئی شخص بھی نہیں جانتا کہ یہ تحریر کس نے اور کب لکھی تھی؟ اس چٹان پر تقریباً دس سطریں لکھی ہیں جو دس فٹ لمبی 1.5 فٹ چوڑی ہیں' یہ شاندار دستاویز عجیب وغریب شکلوں پر مشتمل ہے جو غالباً زمانۂ قدیم میں یہاں کے باشندوں کے خیالات کے طرز اظہار کا مجموعہ ہیں۔

کاٹن ماتھر کے وقت سے لے کر آج تک اس پراسرار معمے کو حل کرنے کے لیے کئی دفعہ قیاس کے گھوڑے دوڑائے گئے ہیں۔ اس تحریر کے راز سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے پیرس کے کاؤنٹ ڈی جیلین نے کوشش کی' ان چٹانوں کے بغور معائنے کے بعد وہ پیرس واپس چلا گیا اور اس زبان کو سمجھنے کے لیے غور وفکر میں مصروف ہو گیا بالآخر اس نے دعویٰ کیا کہ وہ اس تحریر کے راز کی تہہ تک پہنچ گیا ہے۔

اس نے بتایا کہ یہ تحریر قدیم تیراکوں کی ہے جن کا تعلق میسا چوسٹس کے ساحل پر موجود انڈین قبائل سے تھا جو اس تحریر میں بتا رہے ہیں کہ انھوں نے اس جگہ سے نقل مکانی کرنے کے لیے کس طرح استخارے سے مدد طلب کی یہ ایک دلچسپ مفروضہ ہے جس کی تائید یا تردید بہت مشکل ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

1807ء میں ہارورڈ یونیورسٹی کے فاضل سموئیل ہارس نے اس کی مختلف تاویلیں پیش کیں' اس کے کہنے کے مطابق یہ حروف صوتی اعتبار سے بادشاہ، پجاری اور کلیسا کی نمائندگی کرتے ہیں۔

42 سال تک اس معمے کی کوئی دوسری تشریح سامنے نہیں آئی 24 سال بعد میری ہنڈ کی ایک سکول ٹیچر ''اراہل'' نے ان حروف کے بغور معائنہ کے بعد ایک دوسری تشریح پیش کی۔ اس نے بائبل کے ایک اقتباس کی طرف اشارہ کیا جس میں سلیمان اور ہرم کے ''اوفر'' سے سونا حاصل کرنے کے لیے ایک مہم کے روانہ کیے جانے کا ذکر ہے۔

اراہل کے کہنے کے مطابق یہ تحریر اس مہم کی تفصیلات کے سکالروں میں سے ایک سکالر نے اس تحریر کا مکمل اور صحیح پرنٹ اتار لیا جس سے ساری دنیا کے سکالروں کو اس تحریر سے استفادہ کرنے کا موقع مل گیا اور اس طرح آندھیوں اور سمندر کی لہروں سے حروف مدہم ہو جانے کا متوقع خوف بھی جاتا رہا۔ تقریباً تمام سکالر اس بات پر متفق ہیں کہ یہ تحریر ارادی طور پر بڑی محنت اور تگ و دو کے بعد اس چٹان پر کندہ کی گئی تھی' اتنے سخت قسم کے پتھر پر حروف کندہ کی گئی تھی' اتنے سخت قسم کے پتھر پر حروف کندہ کرنے میں جو فنی مشکلات حائل

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتی ہیں ان کے پیشِ نظر یہ باور کرنا مشکل ہے کہ انہیں مقامی انڈین قبائل نے کندہ کیا تھا۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ یہ تحریر پتھر کے اس رخ پر کندہ کی گئی ہے۔ جو سمندر کی طرف ہے اور کسی ایسی کشتی یا جہاز سے پڑھی جاسکتی ہے جو آرام یا پانی کے ساحلِ سمندر پر لنگر انداز ہونا چاہتا ہو۔

1837ء میں ڈنمارک کے ایک سکالر ''کاول رافن'' نے اس تحریر کے بارے میں اپنی تحقیق شائع کی۔ اس نے اس تحریر کی کڑیاں لیف کے ایک ہزار عیسوی میں شمالی افریقہ کے ساحل تک کے بحری سفر کے ریکارڈ سے ملائیں۔

رافن کی تحقیق کے مطابق ڈائیڈن کی ان چٹانوں پر اس نے ناروے کی زبان کے حروف کا پتا چلایا ہے جس میں نوآبادکاروں کے لیڈر جوتعورفن کی فتح کا ذکر ہے' جو اپنے 150 ساتھیوں کے ساتھ مقامی انڈین قبیلے سے لڑا تھا۔ یہ تحقیق ابھی غور طلب ہے کیونکہ پتھر پر رومن ہندسوں کے مطابق 131 کا ہندسہ درج ہے جبکہ رافن کے خیال میں یہی ہندسہ اسکنڈے نیویا کی قدیم زبان میں 151 کے ہندسے کو ظاہر کرتا ہے۔ انڈین سکالر چنگ ووک کی تحقیق اپنے تمام پیش روؤں سے زیادہ عجیب ہے' اس نے طویل رپورٹ پیش کی ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جس کے مطابق یہ تحریر انڈین قبیلے کی دو گروہوں کی باہمی آویزش کی ایک داستان ہے۔ اس تحریر کو پڑھنے کی تازہ ترین کوشش براؤن یونیورسٹی کے پروفیسر ای بی ڈی لاپر نے کی ہے۔ اس نے اپنے تمام پیش رووٗں کی تحقیق کا بغور جائزہ لینے کے بعد کہا ہے کہ یہ مائیگول کارٹی ریل کی داستان سفر ہے جو انڈین قبیلے کا سردار تھا۔ ہو سکتا ہے اس کا یہ خیال درست ہو کیونکہ مائیگول ڈائیڈن کی چٹانوں پر لکھائی کے 9 سال پہلے یعنی 1502ء میں نیو فاؤنڈ لینڈ پہنچا تھا۔ کارٹی دل پرتگال دوبارہ واپس نہیں آیا تھا۔ اس چٹان پر لکھی ہوئی تحریر آج ساڑھے چار سو سال بعد بھی ان لوگوں کی داستانِ سفر سنا رہی ہے جو اسے پڑھنے میں دل چسپی رکھتے ہیں۔ پروفیسر ڈی بر نے تسلیم کیا ہے کہ ”اس تحریر سے اور بھی بہت کچھ اخذ کیا جا سکتا ہے کیونکہ ابھی اس پر مزید تحقیق ہو رہی ہے۔“

***

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اک مُعمّہ ہے

ترکی کے شہر ادرنہ کے مکین ایک سبزی فروش کے نو بچے ہیں' جن میں سے ایک بچے کی عمر چار سال ہے اور اس کا نام اسماعیل ہے' مگر یہ چار سال کا بچہ اپنے نام اور وجود کو جھٹلاتا ہے' اس کا دعویٰ ہے کہ اس کا نام عابد سوزولمس ہے اور وہ ایک دولت مند سوداگر ہے۔

قصہ یوں ہوا کہ اسماعیل کی پیدائش سے چھ سال پہلے عابد سوزولمس نامی ایک امیر تاجر کو جو خود پانچ بچوں کا باپ تھا' بڑی بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ عام حالات میں تو اس کے دعوے کو اس طرح جھٹلایا جا سکتا ہے کہ یہ بچے کے ذہن پر خواب کا شدید اثر ہے یا یہ بچہ شرارت کے خیال سے کوئی ڈرامہ کھیل رہا ہے' مگر وہ تمام لوگ جو حقائق سے آگاہ ہیں اور جنہوں نے جانفشانی سے سارے معاملے کی چھان بین اور تحقیق کی ہے' اسماعیل کے دعوے کو درست تسلیم کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عابد سوزولمس اپنی موت کے بعد اس بچے کے روپ میں دوبارہ جنم لے کر دنیا میں لوٹ آیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس عجیب وغریب کہانی کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب اسماعیل کی عمر صرف اٹھارہ ماہ تھی۔ اسماعیل کے والدین اسے اس کا نام رٹانے اور ذہن نشین کرنے کی کوشش کر رہے تھے' تا کہ ان کا بچہ اپنا نام جان جائے اور اس کا نام اس کی زبان پر چڑھ جائے' وہ اسے پیار سے "اسماعیل' اسماعیل" پکارتے مگر اسماعیل جو پلنگڑی پر لیٹا ہوتا۔ جواب دیتا "میں عابد ہوں' عابد سوز ولس!"

اس پر والدین پریشان ہو گئے' اس سے پہلے وہ عابد سوز ولس کے نام تک سے بھی واقف نہ تھے' مگر ایک دن ان پر یہ راز فاش ہوا۔ اس حیران کن راز سے خود اسماعیل نے پردہ اٹھایا تھا جس کی عمر اس وقت صرف دو سال تھی۔ اس نے بتایا کہ کس طرح تین آدمیوں نے اس کے اصطبل میں اس پر قاتلانہ حملہ کیا اور کس طرح ظالموں نے اس کی حاملہ بیوی' ہنی اور عصمت نامی دو بچوں کو بھی قتل کر دیا تھا۔ اس وقت اسماعیل کا ماموں بھی وہاں موجود تھا اس نے اسے ڈانٹا:

"بکواس بند کرو۔"

اسماعیل کا ردّ عمل بڑا شدید تھا' اس نے مجروح لہجے میں اپنے ماموں سے کہا: "تم انتہائی ناشکرے انسان ہو ایک زمانے میں تم میرے ملازم رہے ہو' اس زمانے میں میں نے تمہارے ساتھ فیاضانہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلوک کیا تھا۔ اسماعیل کا ماموں چونک گیا۔ کیونکہ ایک زمانے میں وہ واقعی عابد سوزولمس کا ملازم رہا تھا اور عابد نے اس پر کئی احسانات کیے تھے' اس نے تحقیقات کا آغاز کیا اور اسے پتہ چلا کہ واقعی آج سے چھ سال پہلے عابد سوزولمس اور اس کے بچے اسی حالت میں قتل کیے گئے تھے' جیسے اسماعیل نے بتائے تھے۔

اسماعیل کے والدین بہت پریشان تھے' بات پھیل گئی' کچھ لوگ یقین کرنے کے لیے اسماعیل کو اپنی تحویل میں لے کر میلوں دور اس جگہ پہنچے جہاں کبھی عابد سوزولمس رہا کرتا تھا۔

اسماعیل نے عابد کی سترہ سالہ بیٹی گلسرین کو پہچان کر گلے سے لگا لیا اور بڑے اضطراری لہجے میں اس سے پوچھا:

"میری بچی! تم کیسی ہو؟"

پھر وہ گھر کے اندر داخل ہوا اور ایک عورت کی طرف اشارہ کر کے بولا: "یہ میری پہلی بیوی ہے میں نے اسے اس لیے طلاق دے دی تھی کہ میری دوسری بیوی تمہیدی بہت خوب صورت تھی اور پھر میری پہلی بیوی کے ہاں کوئی اولاد بھی تو نہ ہوئی تھی۔"

وہ اپنے نگرانوں کو ساتھ لیے ایک ایک کمرے میں پہنچا' تفصیلات بتاتا رہا' پھر وہ اصطبل میں پہنچا اور انہیں وہ جگہ دکھائی جہاں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلے جنم میں اسے قتل کیا گیا تھا۔ اس نے بتایا گیا کہ یہ 31 جنوری 1956ء کا دن تھا' جب مجھے قتل کیا گیا تھا۔

اس سے چند دن پہلے مصطفیٰ اور رمضان نامی دو بھائی ایک تیسرے آدمی بلال کی معیت میں میرے پاس آئے اور کام کی خواہش کی' میں نے انہیں باغ میں کام کرنے کے لیے ملازم رکھ لیا' جمعہ کے دن رمضان یہ کہہ کر اصطبل میں لے گیا کہ ایک گھوڑا بیمار ہے جب میں جھک کر گھوڑے کو دیکھ رہا تھا تو انہوں نے مجھ پر وار کیا اور پھر دوسرا وار جس سے میں جانبر نہ ہو سکا۔اس کے بعد اسماعیل اپنے نگرانوں کو ساتھ لے کر ایک قبر کے قریب گیا اور بولا: "مجھے یہاں دفنایا گیا تھا۔" یہ ایسے ناقابلِ تردید حقائق تھے جنہوں نے لوگوں کو حیران کر دیا۔ اسماعیل کی ایک ایک بات حقائق سے مطابقت رکھتی تھی۔ پولیس کے ریکارڈ میں اس کے قتل کی جو فائل موجود تھی' اس میں درج تمام واقعات بھی اس کے بیان کی تائید کرتے تھے۔ عابد کے قاتلوں کے نام بلال ،رمضان اور مصطفیٰ ہی تھے۔ ان میں سے بلال اور رمضان نے پھانسی پائی۔ مصطفیٰ مقدمے کی سماعت کے دوران جیل میں مر گیا۔ چار سال کی عمر کا یہ ننھا سا بچہ جسے لوگ اسمٰعیل کہتے ہیں لیکن جو خود کو عابد سوزولمس کہلانے پر مصر ہے' دنیا بھر کے ماہرین

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نفسیات کے لیے ایک لانیحل معمہ بن کر رہ گیا ہے کیونکہ وہ خود کو اسمٰعیل ماننے پر تیار نہیں ہوتا۔

ترکی کے ڈاکٹروں کی انجمن کے صدر ڈاکٹر رفعت کا کہنا ہے کہ میں اس بات کو پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ یہ بچہ ایکٹنگ نہیں کرتا۔ کوئی بھی چار سالہ بچہ اپنے ذہن میں اتنے واقعات نہ تو محفوظ رکھ سکتا ہے اور نہ ہی اسے یہ واقعات رٹائے جا سکتے ہیں۔ چار سالہ اسمٰعیل کے لیے زندگی کے بہترین لمحات وہ ہوتے ہیں جب وہ سابقہ عابد سوزو کے بچوں کے پاس بیٹھا ہوتا ہے' اس لمحے اس کی ذہنی کیفیت بڑی عجیب اور مسرور کن ہوتی ہے' وہ عابد وزلمس کے بچوں کو یارگلی اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ اس کے اپنے بچے ہوں اور انہیں بزرگوں کے سے انداز میں پیار کرتا اور ڈانتا ہے۔

اینی یارگلی یونیورسٹی کے ڈاکٹر مینولینن نے جو اس کی شہرت سن کر خاص طور سے اسے دیکھنے آئے۔ گو میرے پاس اس بات کے 44 ثبوت موجود ہیں کہ 4 سالہ اسمٰعیل سابقہ مرحوم تاجر عابد سوزو لمس ہے لیکن میں اس بات کی کوئی سائینٹفک توجیہہ پیش نہیں کر سکتا' کیونکہ میں یہ کبھی تسلیم نہیں کرتا کہ انسان دوسرا جنم لے کر دنیا میں واپس آ جائے گا۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں جانتا ہوں

ٹیڈ کرمالوش آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا حسبِ معمول لائبریری میں داخل ہوا۔ کیٹلاگ کے سامنے جا کر اس کے قدم رک گئے' اس نے کیٹلاگ کے اندر لگے مختلف درازوں پر نظر دوڑائی اور باہر لکھے ہوئے حروف تہجی کو غور سے پڑھا۔ مطلوبہ حروف پر جا کر اس کی نظریں جم گئیں اس کا ہاتھ دراز کی جانب بڑھا۔ اس نے دراز کھولی اور اندر لگے ہوئے کارڈوں کو ایک ایک کر کے دیکھنے لگا۔

اس کی انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں' کارڈ پر اس کی نگاہیں جم گئیں اور ہاتھ رک گیا' اس نے جیب سے قلم نکالا اور کاغذ کے چھوٹے سے پرزے پر لکھ کر بوڑھے لائبریرین کے حوالے کر دیا۔ بوڑھے نے وہ چٹ لائبریری میں موجود اسسٹنٹ کے حوالے کر دی۔ چند لمحوں کے بعد اسسٹنٹ کتاب لے آیا' اور وہ کتاب لے کر ایک کونے میں بیٹھ گیا اور اس کی ورق گردانی کرنے لگا' مطالعہ کرتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتے اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا اور یہ اندھیرا مسلسل گہرا ہوتا چلا گیا' پھر اسے محسوس ہوا جیسے تاریکی کے بادل چھٹ گئے ہیں اور اس میں سے روشنیاں اس کی آنکھوں کے سامنے تیرنے لگیں' اسے اپنا جسم سن ہوتا ہوا محسوس ہوا، کوئی قوت اسے کسی بات کا اشارہ کر رہی تھی۔

اس نے روشنی پر نظریں گاڑ دیں اور یوں دیکھنے لگا جیسے کسی غیر مرئی تحریر کا مطالعہ کر رہا ہو' پھر ایک جھماکہ سا ہوا جیسے ساری تحریر اس کے ذہن میں منتقل ہو گئی ہو۔ چند لمحوں بعد یہ کیفیت ختم ہو گئی کتاب اب بھی اس کے سامنے میز پر پڑی تھی۔ اس نے اچانک کتاب بند کی اور اونچی اونچی آواز میں کہنے لگا:

ریگن کو قتل کرنے کی کوشش کی جائیگی ایک نوجوان جس کا نام ہینکلے ہو گا وہ صدر ریگن پر حملہ کرے گا۔ وہ صدر ریگن سے جوڈی فوسٹر کی بے عزتی کا بدلہ لے گا۔ دونوں نے طے کر لیا ہے۔ اداکار جوڈی فوسٹر ریگن سے ناراض ہے' ریگن نے ایک بار یونیورسل سٹوڈیو میں اس کی بے عزتی کی تھی۔ ہینکلے جوڈی سے محبت کرتا ہے جوڈی نے شادی کی شرط یہ رکھی ہے کہ وہ ریگن کو قتل کر دے۔

''ہینکلے ریگن پر حملہ کرے گا، مگر ریگن بچ جائے گا'' لائبریرین

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے ٹیڈ کرمالوش کو شور مچانے سے منع کیا ''یہ لائبریری ہے خاموشی اختیار کرو۔'' ''نہیں'' وہ جذبات کی شدت سے چلایا میں صحیح کہہ رہا ہوں تم سب دیکھ لینا' پھر وہ اٹھ کر لائبریری سے باہر نکل گیا۔

ٹیڈ کرمالوش کے اس دعوے کو لوگ مجذوب کی بڑ سمجھنے لگے' ٹیڈ جہاں سے گزرتا لوگ مذاق کرتے' اس کی کی گئی پیش گوئی پر کسی نے یقین نہ کیا۔ وہ جسے اپنی کہانی سناتا وہ اسے دماغی مریض قرار دیتا۔ گھر والوں نے تنگ آ کر ڈاکٹروں سے رابطہ قائم کیا' معائنہ کروایا، ماہرین نفسیات اکٹھے ہوئے۔

سب نے ٹیڈ کو تندرست قرار دے دیا، دوسری طرف ٹیڈ کی اس پیش گوئی کے چند دنوں بعد ہی صدر ریگن پر حملہ ہو گیا۔ وہ شدید زخمی ہوئے حملہ آور کا نام ہینکلے تھا اور وہ واقعی مشہور اداکار جوڈی فوسٹر کا عاشقِ زار ہونے کا دعوے دار تھا!

اس واقعے کے بعد سب کی نگاہیں ٹیڈ پر جم گئیں اور وہی لوگ جو پہلے اس کا مذاق اڑاتے تھے' اب اس کی باتوں کو اہمیت دینے لگے' چند دن بعد ٹیڈ نے ایک اور پیش گوئی کی۔ وہ ایک روز حسب معمول مطالعہ کر رہا تھا کہ چند لمحوں بعد اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور پھر اس اندھیرے میں مختلف رنگوں کی ایک روشنی نمودار ہوئی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس روشنی میں اس نے جو کچھ دیکھا اس نے اس کے متعلق اب کسی کو بتانے کے بجائے اسے ایک کاغذ پر تحریر کر لیا۔ میرا وجدان مجھے اکثر مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے بارے میں بتا دیتا ہے۔ تازہ واقعہ جو میں قلم بند کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ ویسٹرن ائر لائنز کا ایک جہاز ڈی سی 10 ایک حادثے کا شکار ہو کر میکسیکو ایئر پورٹ پر گر جائے گا۔ یہ حادثہ ڈی سی 10 کو رن وے پر غلط اشارہ ملنے کے باعث پیش آئے گا' اس جہاز میں بیٹھے 77 مسافر اس حادثے میں جاں بحق ہو جائیں گے، جہاں تک میرے وجدان نے فلائٹ نمبر بتایا ہے۔ وہ 2605 یا 2065 ہے۔

یہ عبارت لکھ کر اس نے کاغذ کو ایک لفافے میں بند کیا پھر اسے سیل کیا اور اسے ایک نوٹری پبلک کے پاس جمع کروا دیا۔ نوٹری پبلک نے اس لفافے کو معمولی سمجھتے ہوئے پرانے کاغذات رکھنے والی الماری میں پھینک دیا، مگر یہ لفافہ اس وقت بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا۔ جب 19 جنوری 1981ء کو ایک ڈی سی 10 جہاز میکسیکو سٹی کے ایئرپورٹ پر گر کر تباہ ہو گیا۔ ویسٹرن ایئر لائنز کے اس جہاز میں 115 مسافر سفر کر رہے تھے' جن میں سے 73 مسافر اس حادثے کا شکار ہو کر مر گئے۔ اس حادثے کی جو تفصیلات اخبارات میں چھپیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ کچھ یوں تھیں۔

رن وے پر مکمل اندھیرا تھا' جہاز نے لینڈ کرنے کی کوشش کی مگر غلط اشارہ ملنے کی وجہ سے جہاز رن وے کے ساتھ بنی ہوئی ایک بلڈنگ سے ٹکرا گیا اور گر کر تباہ ہو گیا۔ اس جہاز میں 73 جانیں کام آئیں۔ جب کہ اس بات کی پیش گوئی ٹیڈ نے بہت پہلے کر دی تھی۔ ٹیڈ کی پیش گوئی کے صرف نو دن بعد جہاز حادثے کا شکار ہو گیا اور پیش گوئی میں بتائی گئی تعداد سے صرف چار مسافر کم مرے۔ حادثہ پیش آنے والی فلائٹ نمبر 2605 تھا۔

ٹیڈ فوراً بھاگا بھاگا نوٹری پبلک کے پاس پہنچا اور اپنا تحریر کردہ لفافہ طلب کیا' اس وقت نوٹری پبلک کے دفتر میں بے شمار صحافی موجود تھے' یہ لفافہ ان سب کے سامنے کھولا گیا۔ ٹیڈ کا انٹرویو کرتے ہوئے جب ایک صحافی نے اس تمام واقعے کی تفصیلات جاننا چاہیں تو نیوجرسی امریکہ کے ٹیڈ کرمالوش جونیئر نے یوں بتایا:

"اچانک بیٹھے بیٹھے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے ذہن پر مکمل تاریک چھا گئی ہے' تاہم میں نے اپنے آپ کو قابو میں رکھا۔ چند لمحوں بعد میرے عالمِ تصورات میں ایک جہاز ابھرا' میں نے دیکھا وہ رن وے کے قریب جا کر حادثے کا شکار ہو گیا ہے' لوگ چیخ رہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں، پھر ہر طرف لاشیں ہی لاشیں پھیل گئیں، میں نے 77 کے قریب لاشیں گنیں۔ فلائٹ نمبر پڑھا تو وہ ڈی سی 100 نمبر 2065 یا 2605 تھا میں نے شہر کو غور سے دیکھا تو میکسیکو شہر مجھے نظر آیا۔

میرا خیال تھا یہ سب غلط ہے بکواس ہے، مگر وجدان مجھے کہہ رہا تھا یہ واقعہ بھی سچ ہے، مسافروں کے مرنے کا مجھے بہت دکھ ہوا، مگر میں نے ریگن کے واقعے کی طرح اس واقعے کا کسی سے ذکر نہیں کیا کیونکہ پہلے ہی لوگ میری باتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔ میں نے اس واقعے کو ایک کاغذ پر تحریر کر کے نوٹری پبلک کے ہاں جمع کروا دیا۔ اور اب یہ واقعہ اور عبارت آپ کے سامنے ہے۔

نوٹری پبلک بروس آشورتھ کا کہنا تھا ٹیڈ کرمالوش جب میرے پاس یہ سیل بند لفافہ لے کر آیا تو میں نے اسے ایک بے وقوف نوجوان کی یاوہ گوئی سمجھتے ہوئے ردی کاغذات رکھنے والی الماری میں پھینک دیا۔ مگر آج میں نے جب عالمی پریس کے سامنے اس لفافے کو کھولا تو مجھے احساس ہوا کہ ٹیڈ کی پیش گوئیاں سچی ہوتی ہیں، اسے الہام ہوتا ہے، لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس کی باتوں کو اب تسلیم کریں اور آنے والی مصیبتوں کا بندوبست اس طریقے سے کریں کہ انسانی زندگیاں موت کے گھاٹ نہ اتریں۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ٹیڈ کرمالوش نے ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا:
ستمبر 1978ء میں جب محمد علی اور لیون سپنکس کے درمیان ہیوی ویٹ باکسنگ چیمپئن شپ کا مقابلہ ہوا تو میں نے سائیکی امیریشن کے ذریعے اس کا نتیجہ پہلے ہی اخذ کر لیا تھا اور اس بات کی پیش گوئی میں نے نیوجرسی کے علاقائی اخبار میں کی تھی۔ میں نے نیوبرنزویک کے اخبار ''دی ہوم نیوز'' کو بتایا کہ ایک جج اور ریفری اتنے حساب سے راونڈ محمد علی کے حق میں دے گا۔ جب کہ لیون اتنے راونڈ جیتے گا۔ میری اس پیش گوئی کو اخبار کے ایڈیٹر نے مذاق سمجھا اور یوں اسے شائع کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے وہ لفافہ یہ کہتے ہوئے ایڈیٹر کے حوالے کر دیا کہ اگر میرا لکھا ہوا فیصلہ غلط ثابت تو تم اس کو پھاڑ دینا اور اگر سچ ثابت ہوا تو اخبار میں دے دینا۔ خیر یہ مقابلہ ہوا اسی طرح ایک جج اور ریفری کے مطابق علی کو دس راؤنڈ ملے جب کہ لیون کو چار اور ایک راؤنڈ برابر رہا جب کہ دوسرے جج نے علی کو گیارہ راؤنڈ میں فاتح قرار دیا اور چار راؤنڈ لیون کو دیے۔

یہ فیصلہ میری پیش گوئی کے عین مطابق تھا۔ دوسرے روز میں نے ''دی ہوم نیوز'' کا پرچہ اٹھایا تو اس میں میری پیش گوئی کو درست قرار دیا گیا تھا' اس نے یہ اخبار عالمی پریس کے صحافیوں کو دکھاتے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کہا: ''میں جو کہتا ہوں سچ کہتا ہوں۔''

ٹیڈ کرمالوش جونیئر نے صحافیوں کو آخر میں ایک سیل بند لفافہ دکھاتے ہوئے کہا: ''میں آپ سب کے سامنے یہ لفافہ نوٹری پبلک کے ہاں جمع کروا رہا ہوں۔ اس میں اس بات کی مکمل تفصیلات درج ہیں کہ عالمی جنگ کہاں ہوگی؟ کس خطے میں شروع ہوگی؟ اس جنگ کی فوری وجہ کیا بنے گی، وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں اس میں درج ہیں، عالمی جنگ کا جب آغاز ہوتو آپ لوگ آ کر نوٹری پبلک سے یہ لفافہ لے لیجیے گا اور اسے کھول کر میری لکھی ہوئی باتوں کی خود تصدیق کر لیجیے گا۔ بشرطیکہ آپ اور میں اس وقت زندہ بچے''۔

❋❋❋

www.KitaboSunnat.com

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حیوانات کے عجائب

کرۂ ارض پر حضرت انسان کی بے شمار نسلوں کے ساتھ ساتھ حیوانات کی بھی ان گنت انواع پائی جاتی ہیں۔ ہر جانور کی ساخت' اس کی عادت اور ہیئت میں حیرت انگیز حد تک انفرادیت پائی جاتی ہے۔ جس طرح انسان کی مختلف نسلیں دنیا کے مخصوص علاقوں تک ہی محدود ہیں اسی طرح حیوانات کی مختلف انواع بھی دنیا کے خاص خاص علاقوں تک ہی محدود ہیں۔ قدرت نے ان مختلف نسلوں کے تحفظ کا انتظام خود ان کے جسم کے اندر پیدا کر رکھا ہے اور وہ بہت جلد اپنے آپ کو اردگرد کے ماحول میں ڈھال لیتے ہیں یہی خصوصیت ان کی بقا کی ضمانت بن جاتی ہے۔

ایک ہی نسل کے بعض حیوانات میں قدرت نے عجیب و غریب انفرادیت پیدا کر رکھی ہے' ان کا مطالعہ یقیناً بڑی دلچسپی کا حامل ہے، اس سے ہمیں قدرت کی رنگا رنگی کا احساس ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیگر کئی پرندوں کی طرح مرغ بھی ایک پرندہ ہے یہ الگ بات ہے کہ انسان کے ساتھ صدیوں کے میل جول نے اسے ذرا سہل پسند بنا دیا ہے اور یہ اپنی گزر اوقات انسانی خوراک کے بچے کھچے اجزاء پر کرتا ہے' دوسرے پرندوں کی طرح اس کے بھی "دو پاؤں ہوتے ہیں لیکن یہ انکشاف شاید دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ ایلی (انگلینڈ) میں ایچ ڈی بوسٹرن نامی شخص کی ملکیت میں ایک ایسا چوزہ تھا جس کے چار پاؤں تھے۔"

اسی طرح ایک پرندہ(soward bill)ہے جس کی چونچ اس کے جسم سے بھی بڑی ہوتی ہے۔ ساؤتھ ویلز میں بربط نامی ایک پرندہ پایا جاتا ہے اس کی دم 2 فٹ لمبی ہوتی ہے اور بالکل عمودی حالت میں کھڑی رہتی ہے' اس دم میں 16 پر ہوتے ہیں۔ جون اور ستمبر کے مہینوں میں اس کی دم کی خوش نمائی میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ دیکھنے والوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔

اب ہم میلیو کے ایک پرندے کا تذکرہ کرتے ہیں' یہ کوئی زیادہ وزن یا حجم والا پرندہ نہیں' لیکن اپنی جسامت کے برابر انڈے دیتا ہے۔ کینیڈا کی پہاڑیوں میں ایک خاص قسم کا چوہا پایا جاتا ہے جو عقاب کا من بھاتا کھاجا ہے' لیکن قدرت نے اس کے بچاؤ اور اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی نسل کو برقرار رکھنے کے لئے عجیب وغریب انتظام کر رکھا ہے اور وہ یہ ایک خطرے کے وقت یہ عجیب وغریب اور ڈراؤنی قسم کی سیٹی بجاتا ہے' اس آواز سے عقاب پر اس قدر دہشت طاری ہو جاتی ہے کہ اسے بھاگنے ہی میں خیریت نظر آتی ہے۔

تبت کا پالزیا (yak) عجیب وغریب شکل وصورت کا جانور ہے' اس میں کئی جانوروں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں' مثلاً: اس کا سر گائے کی طرح، بال بکری کی طرح اور سینگ بیل جیسے ہوتے ہیں' اس کی غراہٹ سور کی غراہٹ سے حیرت انگیز حد تک مشابہ ہوتی ہے۔

کیوی پرندے کا نام آپ نے ضرور سنا ہوگا' یہ نیوزی لینڈ کا مشہور پرندہ ہے غالباً یہ واحد پرندہ ہے جس کے پر نہیں ہوتے۔ آہستہ آہستہ اب اس پرندے کی نسل معدوم ہوتی جارہی ہے' یہ پرندہ ''فرن'' کے درختوں میں چھپا رہتا ہے' اس کی غذا کیڑے مکوڑے ہیں جنہیں یہ اپنے مضبوط پنجوں سے مار کھاتا ہے' چونکہ اس کے پر نہیں' اس لئے یہ اڑ بھی نہیں سکتا۔ اس پرندے کے متعلق ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ حجم میں اپنی جسامت سے 1/4 حصے کے برابر انڈہ دیتا ہے۔

روس میں ایک کیڑا پایا جاتا ہے جو بہل روپ ہوتا ہے۔ یہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عجیب وغریب کیڑا بعض اوقات درخت کی صورت اختیار کر لیتا ہے' اس صورت میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ''ثبوت'' کے طور پر اس کے ایک سرے سے ایک شاخ بھی پھوٹ نکلتی ہے۔ شمالی امریکہ میں ایک سانپ پایا جاتا ہے جسے شیشے کا سانپ کہا جاتا ہے' اسے پکڑنا مشکل کام ہے' کیونکہ جوں ہی اسے چھوا جاتا ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

اب ہم ایک ایسے پرندے کا تذکرہ کر رہے ہیں جو اپنے گھر میں روشنی کیے رکھتا ہے' اس پرندے کا نام بیسا ہے' اس عجیب وغریب پرندے کی نسل فلپائن تک ہی محدود ہے' اسے اس غرض کے لئے تیل کی ضرورت پڑتی ہے' نہ بجلی کی' بلکہ وہ اس غرض کے لئے جگنو کی تاک میں رہتا ہے' جونہی کوئی جگنو اس کی گرفت میں آتا ہے یہ اسے اپنے گھر لے آتا ہے۔

یہ اپنے گھونسلے کی چھت میں تنکوں سے کچھ اس طرح تانا بانا بنتا ہے کہ جگنو باوجود کوشش کے بھی اس جال کی گرفت سے باہر نہیں نکل سکتا' یوں کئی جگنو اس کی چھت کی زینت بنتے ہیں۔ رات کو جب تاریکی ہر چیز کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے یہ دن بھر کے کام کاج سے تھکا ہارا جگمگ جگمگ کرتی روشنیوں کے نیچے بڑے وقار سے محو استراحت ہوتا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انسان نے اپنے دفاع کے لئے من جملہ دیگر ہتھیاروں کی طرح توپ ایجاد کر کے واقعی ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے' لیکن مشرقی بحر ہند میں واقع ایک لمبی چونچ والی مچھلی اس ہتھیار کا صدیوں سے استعمال کرتی آ رہی ہے۔ قدرت نے اس خاص نوع کی مچھلی کو اپنے دفاع میں ایک بہترین ہتھیار سے لیس کر رکھا ہے' یہ مچھلی اپنی لمبی چونچ سے وہی کام لیتی ہے جو ہم بندوق یا توپ سے لیتے ہیں' اس بے چاری کو بارود اور ڈائنامائیٹ کی کیا خبر؟ یہ پانی کو ہی گولی کے طور پر استعمال کرتی ہے' اگر سطح آب پر یا کسی درخت اور جھاڑی پر کوئی کیڑا مکوڑا اسے نظر آ جائے تو یہ "دبے پاؤں" اس کے قریب پہنچتی ہے' اس گھات میں وہ اپنے جسم کا بیشتر حصہ پانی میں ہی چھپائے رکھتی ہے اور پانی چونچ میں پانی بھر کر اس کیڑے پر پھینکتی ہے۔ یہ کام وہ اتنی صفائی اور مہارت سے سرانجام دیتی ہے اور اس کا نشانہ اتنا ٹھیک بیٹھتا ہے کہ اس کی زد میں آنے والا کیڑا مشکل ہی سے بچ کر نکل سکتا ہے۔

اس بات پر کون یقین کرے گا کہ ایک فٹ سے کم لمبی مچھلی ایک دیوہیکل شارک کو ہلاک کر سکتی ہے' لیکن جنوبی امریکہ میں پائی جانے والی ایک مچھلی کے متعلق پڑھ کر آپ کو یقین کرنا ہی پڑے گا'

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس مچھلی کو ''ڈاسوڈن مکولاٹس'' کہا جاتا ہے۔ یہ اپنی مخصوص تکنیک سے 25 فٹ تک لمبی شارک مچھلی کو ہلاک کر سکتی ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اس مچھلی کی جلد بہت ڈھیلی ہوتی ہے اور اس پر کانٹوں کی ایک قطار ہوتی ہے' یہ اپنی مرضی سے گول شکل بھی اختیار کر لیتی ہے' جب شارک مچھلی اسے نگلتی ہے تو یہ گول شکل اختیار کر کے اپنی ریڑھ کی ہڈی کو محفوظ کر لیتی ہے۔

شارک مچھلی کے پیٹ میں پہنچتے ہی یہ اپنی ''زیرزمین'' سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتی ہے اور اپنے کانٹوں کی مدد سے شارک کے پیٹ میں چھید شروع کر دیتی ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک لمبا سوراخ کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور ایک دفعہ پھر کسی اور شارک کا ''لقمہ تر'' بننے کے لئے کھلے سمندر میں پہنچ جاتی ہے۔ ادھر شارک مچھلی کے پیٹ میں پانی بھرنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر چند ہی لمحوں میں کئی سمندری جانوروں کے لئے لقمہ تر بن جاتی ہے۔

یہ بات مسلمہ ہے کہ مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی' لیکن قدرت نے بعض مچھلیوں کو اپنے اس قانون سے مستثنیٰ قرار دے رکھا ہے' یا کہ از کم کافی حد تک چھوٹ سے رکھی ہے' مثلاً: سیلون میں اناباس سیکنڈنز نامی مچھلی سمندر سے نکل کر خشکی پر کم از کم ایک میل

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فاصلہ بخوبی طے کر سکتی ہے۔

ایشیا میں مچھلیوں کی بعض ایسی انواع کا انکشاف ہوا ہے جو عام ندی نالوں کو چھوڑ کر خشکی پر آنکلتی ہیں اور یوں بغیر پیے ایک ہفتہ گزار لیتی ہیں۔ ''ملایا'' میں تو مچھلی کی ایک ایسی قسم بھی پائی جاتی ہے جو اپنا شکار مارنے کے لیے درختوں پر چڑھنے سے بھی گریز نہیں کرتی۔ اب مچھلیوں کا ذکر چل نکلا ہے تو ہم چلتے چلتے ایک ایسی مچھلی کا ذکر کرتے جائیں، جسے زمین سے کھود کر نکالا جاتا ہے۔ آپ اس انکشاف پر ضرور حیران ہوں گے' لیکن OPHIO نامی مچھلی کے بارے میں یہ بات بالکل درست ہے' اپنی نوعیت کی یہ عجیب و غریب مچھلی ''ال گراں چاکو'' میں پائی جاتی ہے' خطرے کی بو سونگھتے ہی یہ اپنے آپ کو کیچڑ میں چھپا لیتی ہے اور یہ اب آپ کی توفیق پر منحصر ہے کہ آپ اسے معاف کر دیں یا کدال لے کر کھود نکالیں۔

چارلس ڈارون (جس نے حیوانات کا کافی مطالعہ کیا ہے اور اس سے عجیب و غریب نتائج اخذ کئے ہیں) نے اپنی کتاب میں بھونکتے ہوئے پرندوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس کے بقول یہ پرندہ ''وسطی چلی'' میں پایا جاتا ہے جسے مقامی لوگ ''گڈ گڈ'' کہتے ہیں۔ اس کی آواز کتے کے بھونکنے سے حیرت انگیز حد تک مشابہت رکھتی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے' جب یہ کسی جنگل میں بھونکتا ہے تو اجنبی اسے کتا سمجھ کر کافی دیر تک تلاش کرتا ہے' لیکن اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لازک (فرانس) کی بھیڑیں جن سے مشہور زمانہ نپیر (روقو فورٹ) بنتا ہے کبھی پانی نہیں پیتیں' ان کی یہ خصوصیت پانی کے سلسلے میں اونٹ کی سخت جانی کو بھی مات کر گئی ہے' اصل بات یہ ہے کہ اس خطّہ میں جہاں یہ پائی جاتی ہیں پانی بہت کم ہوتا ہے۔ گڈریے اپنی بھیڑوں کو کچھ اس لیے بھی پانی نہیں پینے دیتے کہ ان کے بقول اس سے گوشت اور اون دونوں خراب ہو جاتے ہیں ۔ بھیڑیں اپنی ضرورت کا پانی سبزے سے ہی حاصل کرتی ہیں۔

ملایا میں گھونگے کی ایک ایسی قسم بھی پائی جاتی ہے جو انسانوں کو کھاتی ہے' اس کی لمبائی 4 فٹ ہوتی ہے اور وزن 500 پونڈ۔ سمندر کے کنارے بے خبر بیٹھے ہوئے اکثر لوگ اس کا شکار بن جاتے ہیں۔

آپ نے عورتوں اور مردوں کو جنس تبدیل کرتے تو اکثر سنا اور پڑھا ہو گا آج ہم ایک ایسی مرغی کا واقعہ سناتے ہیں جس نے اپنی جنس تبدیل کر لی تھی' اس قلیل الوقوع لیکن دلچسپ واقعے کی روداد بروک لین میوزیم کے رسالہ اکتوبر 1967ء میں شائع ہوئی۔ پنسلونیا کے پولٹری فارم کے مالک نے یہ عجیب وغریب بات نوٹ کی کہ اس کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرغی مرغا بنتی جا رہی ہے۔

اس مرغی کا مالک ڈاکٹر ایم ایس گیلس پائی تھا' اس نے یہ عجیب وغریب مرغی بروک لین کے عجائب گھر میں قدرتی سائنس کے شعبے کو بطور ہدیہ دی جہاں کافی عرصہ تک اس کی نمائش ہوتی رہی۔

سائنس دانوں نے اس منفرد کیس پر کافی تحقیق کی اور آخر میں اپنے نتائج کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے لکھا کہ مرغی کی جنس میں یہ تبدیلی پیٹ کی تپ دق کے نتیجے میں واقع ہوئی ہے۔ اور آخر میں حیوانات کی دلچسپ لیکن قلیل الوقوع عادات کا بیان۔

فریڈرک سڈنی کے پاس ایک ایسا مینڈک تھا جس نے ویکفلیڈ سے اولڈ سنٹر (میسا چوسٹس) تک 75 میل کا فاصلہ جون 1923ء میں 5 دنوں میں طے کیا۔ سارے راستے میں وہ چھلانگیں لگاتا رہا۔ جے ورڈ ٹاولن سن نے ایک مینڈک اس لیے پال رکھا تھا کہ وہ چوہے پکڑ کر کھا لیتا تھا۔ ارانس پٹ انگلینڈ 1916ء کے پاس ایک ایسی بلی تھی جس نے چوہے کے ایک بچے کو اپنی گود میں لے رکھا تھا وہ اسے اپنا دودھ پلا کر بڑا کرتی رہی۔

جانوروں سے متعلق جو واقعات اوپر بیان کیے گئے ہیں' یہ محض مثال کے طور پر بیان کیے گئے ہیں' ورنہ ایسے عجیب وغریب واقعات

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور مشاہدات کوئی مرتب کرنے لگے تو کتابوں کی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ اس طرح کے واقعات اور مشاہدات پاکستان میں بھی ناپید نہیں۔

مگر افسوس ہے کہ یہ سب کچھ تحریری صورت میں سامنے نہیں آپاتا اور یوں ہمیں حوالوں کے لیے لامحالہ غیر ملکی مصنفین کی کتابوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہماری کہکشاں اور دوسرے مجرّے

ان گنت درختوں کے ایک جنگل میں ایسی چیونٹی کا تصور کریں جو اس جنگل کی صحیح شکل وصورت معلوم کرنے کی کوشش میں ہو' یہ کوشش بظاہر ناممکن' لاحاصل بلکہ مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہے' تاہم انسان نے اتنا مشکل مسئلہ حل کر لیا ہے۔ ستاروں کی جس عظیم الشان مملکت میں ہم رہتے ہیں اس کی شکل اور جسامت کا حساب لگا لیا ہے' یہ عظیم الشان مملکت ہمارہ مجرّہ ہے' ہم اس کو اپنا اس لیے کہتے ہیں کہ فضا کی وسیع پہنائیوں میں جسے ہم نے قیفاوَسی متغیر ستاروں کی مدد سے فتح کیا ہے۔ ہمارے مجرہ کی طرح کے تقریباً ایک ارب اور مجرے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اس تحقیق کے بعد کائنات کے نقشے کی صورت کیا ہو گی! شاید آپ یہ سمجھتے ہوں گے کہ آسمان کی ہر شے تقریباً چونکہ ایک کرے یا کسی قدر چپٹے کرے کی طرح نظر آتی ہے' اس لیے ہمارا مجرہ بھی ویسا ہو گا لیکن یہ خیال درست نہیں' ہمارے مجرے کی شکل

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس عظیم القامت کچوری کی طرح ہے جو بیچ میں سے موٹی اور کناروں پر پتلی ہو۔

اس کچوری کے اندر ہم اپنے مقام مرکز کی طرف زیادہ دور تک غبار کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتے' البتہ ہم باہر کنارے کی طرف دیکھ سکتے ہیں اور وہاں سے جو اہم ترین شے ہمیں نظر آتی ہے وہ کہکشاں ہے' یعنی کہکشاں ہمارے مجرّے کا وہ حصہ ہے جو ہمیں اندر سے نظر آتا ہے' چونکہ یہ روشن پٹا آسمان کو تقریباً دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

اس لیے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم اس کچوری کے اوپر اور نیچے کے پرت کے درمیان تقریباً وسط میں ہیں۔ اس کچوری کی جسامت اتنی ہیبت ناک ہے کہ اس کا تصور ستاروں کے تصور سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ ایک سرے سے دوسرے تک اس کا طول ایک لاکھ ضیائی سال کے لگ بھگ ہے۔ جہاں ہم ہیں وہ مقام اس کے مرکز سے 30,000 اور کنارے سے 20,000 ضیائی سال کی مسافت پر ہے' وہاں اس کی موٹائی کچھ کم ہے یہ موٹائی کناروں کے نزدیک کچھ اور بھی کم ہو جاتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ کچوری کن اشیاء پر مشتمل ہے' اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ستاروں غبار اور گیسوں سے بنی ہے۔ اس کچوری

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی سوارب ستارے ہیں ان میں سے جو مدہم ہیں وہ اس پٹے میں ہیں جسے ہم کہکشاں کہتے ہیں۔اس کا ابھرا ہوا درمیانی حصہ یقیناً سب سے زیادہ روشن ہے' گو ہم اسے صاف صاف نہیں دیکھ سکتے۔ تاہم اس بات کے ماننے کے لیے کافی وجوہ ہیں کہ وہ مقام ستاروں کے کروی جھرمٹوں سے بھرا پڑا ہے اور ستاروں کے یہ درخشاں کروی جھرمٹ کچوری کو ہالے کی طرح گھیرے ہوئے ہیں۔ اس مجرّے کے وسط سے باہر کی طرف اگر ہم کہکشاں کی عمودی تراش کو دیکھ سکتے تو ہمیں سورج کا محل وقوع نظر آجاتا۔ستارے ہموار بٹے ہوئے نہیں ہیں' وہ بڑے بڑے مرغولہ نما بازو بناتے ہیں جن میں بے انتہا درخشاں نیلے ستارے ہیں۔ ہمارا سورج اور اس کے ہمسائے ستاروں کے ایک ایسے ہی بڑے سے دھارے کے نزدیک واقع ہیں۔

غبار زیادہ تر ایک طبق کی شکل میں اس کچوری کے عین وسط میں سے گزرتا ہے' چونکہ یہ وہی جگہ ہے جہاں ہم رہتے ہیں اور غبار کے ان بادلوں کی گہرائی بھی سو ضیائی سال کے برابر ہے۔ اس لیے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ہمیں مرکز کے واقعات کا کیوں زیادہ علم نہیں ہوتا! یہ غبار ہماری نظر کی راہ میں حائل ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے ہم اس مجرّے کا تقریباً سواں حصہ ہی دیکھ سکتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

البتہ اس غبار کی دیوار میں کچھ رخنے یا دریچے بھی ہیں جن میں سے ماہرینِ فلکیات مرکزی خطے کا کچھ حصہ دیکھ سکتے ہیں اور گیس کی پوچھتے ہو تو وہ تقریباً سب کی سب ہائیڈروجن ہے' جہاں یہ گیس بعض گرم ترین ستاروں کے نزدیک ہوتی ہے تو نیان گیس کے روشن اشتہاروں کی طرح چمکتی ہے۔ جبّار کی تلوار بھی جو سحابۂ عظمیٰ یا بادل ہے اسی طرح چمکتا ہے۔ اس وجہ سے تلوار کا درمیانی ستارہ دھندلا معلوم ہوتا ہے' بعض جگہوں میں جہاں غبار ستاروں کے قریب ہے وہ اتنی روشنی منعکس کرتا ہے کہ خود بھی مدھم سا نظر آتا ہے' ثریا کی یہی کیفیت ہے لیکن وہاں سحابہ اتنا مدھم ہے کہ برہنہ آنکھ سے نظر نہیں آتا۔

اب گیس کے ان بڑے بڑے بادلوں کا خیال کیجیے جن کی وسعت کئی ضیائی سال کی ہے' لیکن یہ نہ سمجھیے کہ گیس ان میں اتنی ہی کثیف ہے جتنی سورج میں ہے۔ اگر ایک دیا سلائی کی بڑی ڈبیا کو اس گیس سے بھر دیں جو سورج میں ہے تو اس میں ایک لاکھ مہا سنگھ جوہر سمائیں گے، لیکن اگر اسی ڈبیا کو اس گیس سے بھر دیں جو ستاروں کے درمیان ہے تو اس میں صرف ایک سو کے قریب جوہر ہوں گے۔

ستاروں کے درمیانی گیس اس کامل ترین خلا سے بھی زیادہ لطیف ہے جو ہم زمین پر پیدا کر سکتے ہیں' تاہم ہمارے اپنے مجرّے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں یہ گیس اتنی مقدار میں موجود ہے کہ اس سے مزید ایک کھرب ستارے بن سکتے ہیں۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس بڑی کچوری میں جو ہمارا مجرہ ہے ستاروں کے مقابلے میں کتنی جگہ خالی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ستاروں کا باہمی فاصلہ ہمارے قیاس سے بھی بعید ہے۔

ہمارے مجرّے یعنی کہکشاں میں ستارے ساکن نہیں ہیں' کیونکہ آسمان پر کوئی شے ساکن نہیں' اگر چاند کی حرکت رک جائے تو وہ زمین پر آ گرے گا' اگر زمین کی حرکت رک جائے تو وہ سورج میں جا گرے گی اور اگر ستاروں کی حرکت رک جائے تو بیرونی ستارے اس بڑی کچوری کے مرکز کی طرف گر پڑیں گے' اس لیے ہمارا مجرّہ فضا میں اپنے محور پر گھومتے ہوئے ستاروں کا ایک آہستہ آہستہ گردش کرتا ہوا مجموعہ ہے۔ سورج مع اپنے سیاروں کے تقریباً بیس کروڑ سال میں مجرّے کا ایک چکر پورا کرتا ہے۔ یہ فاصلہ اس قدر دور دراز ہے کہ جب سے سورج وجود میں آیا ہے اس نے صرف اندازاً بیس ایسے چکر لگائے ہیں۔

ان سب باتوں کا صحیح تصور کوئی آسان بات نہیں' لیکن خوش قسمتی سے ہمیں آسمان پر ایسا مجرہ اور مل گیا ہے جو ہمارے مجرّے مثنیٰ یعنی اس کی ہو بہو نقل ہے' ہم اپنی دور بین کا رخ اس کی طرف موڑ کر دیکھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں کہ خود ہمارے اپنے مجرّے کی شکل کیسی ہے!

ہمارا یہ مثنیٰ ہم سے پندرہ لاکھ ضیائی سال دور ہے' اگر آپ سرما کی کسی بے گردو غبار رات کو" مجمع الکواکب 'مراۃ المسلسلہ" کے ستاروں میں سے دیکھیں تو یہ برہنہ آنکھ سے بھی دھندلاہٹ کی شکل میں نظر آ سکتا ہے اسے ہم مراۃ المسلسلہ کا مجرّہ یا میسیئے 31 کہتے ہیں۔

یہ نام اس فرانسیسی ہیئت دان کے نام پر رکھا گیا ہے جس نے پہلے پہل اسے دریافت کیا۔ میسیئے دم دار ستاروں کی تلاش میں تھا' اس نے آسمان پر تمام روشن روئیں دار اجسام کی فہرست بنائی تاکہ لوگ غلطی سے انہیں دم دار نہ سمجھ لیں۔ اس کی فہرست میں "مراۃ المسلسلہ" کے مجرّہ کا نمبر 31 تھا۔ پہلی نظر میں اس مجرّے اور ہماری کہکشاں میں زیادہ مشابہت نہیں پائی جاتی' مثلاً میسیئے 31 کی شکل بیضوی کچوری کی مانند ہے' حالانکہ ہماری کہکشاں گول کچوری کی طرح ہے' لیکن اس فرق کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم اوّل الذکر کو ایک طرف جھکا ہوا دیکھتے ہیں۔ درحقیقت یہ ہر اعتبار سے ہماری کہکشاں کے مشابہ ہے۔

اس کی جسامت بھی اتنی ہے اس کے مرغوبہ نما بازو بھی ہمارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجرّے کی طرح مرکز کے گرد گھومتے نظر آتے ہیں' اس تابندگی بھی ہمارے مجرّہ کی تابندگی کے برابر ہے اوراس میں ستاروں کی تعداد بھی تقریباً اتنی ہی ہے۔

اس کے روشن ترین ستاروں میں بعض کی روشنی ہمارے روشن ستاروں کی طرح ہی بدلتی ہے۔ اس سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ وہ حقیقت میں ہمارے سورج سے کتنے گنا زیادہ روشن ہیں۔

یہ ہماری خوش قسمتی کی بات تھی کیونکہ انہی متغیر ستاروں کے مشاہدے سے ہمیں میسیئے 31 کے فاصلہ کا پہلے پہل صحیح اندازہ ہوا۔ قیفاؤسی متغیر ستاروں کو ہمارے سورج سے درحقیقت 1000 گنا زیادہ روشن ہیں اتنا مدہم نظر آنے کے لیے جتنے وہ دکھائی دیتے ہیں' ہم سے پندرہ لاکھ ضیائی سال کے فاصلہ پر ہونا چاہیے۔

اس تجربے کے مرغولہ نما بازوؤں اوران کے درخشاں نیلے ستاروں کے آگے اور ان کے اردگرد کروی جھرمٹوں کا ہالہ حقیقت یہ ہے کہ" مراۃ المسلسلہ" کا مجرّہ یعنی میسیئے 31 بالکل ہمارے مجرّے کا نمونہ ہے اور اس کی عکسی شبیہ سمجھا جا سکتا ہے۔ ہیئت دانوں نے میسیئے کے ان 104 دھندے اجسام کی فہرست کو جنہیں دم دار تار انہیں سمجھنا چاہیے جانچ لیا ہے اور انہیں معلوم ہے کہ ان میں سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک سو کے قریب مجرّے ہیں۔ ہماری جدید دور بینوں نے اس تعداد میں کئی کروڑ کا اضافہ کیا ہے' ایک ارب ضیائی سال کے فاصلے تک اوراس سے بھی آگے نئے نئے مجرّے دریافت ہوتے جا رہے ہیں۔جتنے مجرّے ہمارے نزدیک اتنے ہی ہم سے دور بھی واقع ہیں'اس لیے یہ باور کرنے کی وجوہ ہیں کہ ہماری نظروں سے اوجھل مجرّوں کا سلسلہ کم ازکم چند ارب ضیائی سال تک چلا گیا ہے۔ ہر مجرّہ گویا ستاروں کی ایک مملکت ہے ممکن ہے کہ شکل وصورت میں یہ ٹھیک ٹھیک ہمارے مجرّے کی طرح نہ ہو یا جسامت میں چھوٹا ہو۔

حقیقت میں بہت سے مجرّے ہمارے مجرّے سے چھوٹے ہیں' لیکن ان میں سے ہر ایک کروڑوں ستاروں کا گردش کرتا ہوا انبار ہے' یہ روشنی اورحرکت کی ایک سنسان دنیا ہے جو اپنی ذات میں خود مکتفی ہے۔ اس دنیا اوراس قسم کی دوسری سنسان دنیاؤں میں تاریک، منجمد اور خاموش فضا کے طویل فاصلے حائل ہیں' یہ سب مل کر وہ جہان بناتے ہیں جسے ہم مرئی کائنات کہتے ہیں اس کائنات کی وسعت ہمارے تصور اور قیاس سے ماورا ہے۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کائنات اور سائنس

شہاب ثاقب:

شہاب ثاقب عموماً دم دار تاروں کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ اسی وقت نظر آتے ہیں جب یہ زمین کی کشش کی بدولت ہماری فضا میں داخل ہوتے ہیں۔ اب تک شہاب ثاقب کی بڑی بوچھاڑ 16 نومبر 1966ء کی درمیانی رات کو ہوئی۔ اس رات لیونڈ کا دم دار ستارہ شمالی امریکہ کے اوپر نمودار ہوا۔

17 نومبر 1966ء کو شام 5 بجے ایری زونا پر 3300 ٹکڑے فی منٹ کے حساب سے 20 منٹوں تک شہاب ثاقب کی بوچھاڑ ہوتی رہی' یہ دم دار ستارہ ہر 33.5 سال کے بعد نمودار ہوتا ہے' اب یہ فروری 2000ء میں دوبارہ نموودار ہو گا۔ لیکن اس بارے میں ابھی کوئی پیش گوئی کرنا مشکل ہے کہ اب اس کا نشانہ کون سا ملک ہو گا۔

جب کوئی حجر شہابی زمین کی فضا میں داخل ہوتا ہے تو یہ ہوا کی رگڑ سے جل اٹھتا ہے اور زمین پر پہنچنے سے پہلے پہلے ہوا میں جل کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

راکھ ہو جاتا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ دنیا بھر میں یہ مظاہرہ سال میں زیادہ سے زیادہ 150 دفعہ معرض الوجود میں آ سکتا ہے۔

اب تک سب سے بڑا شہاب ثاقب 1920ء میں جنوبی افریقہ کے قصبہ ہو یا ویسٹ (گروٹ فونٹین) سے ملا ہے۔ 900 فٹ لمبے اور 8 چوڑے اس شہاب ثاقب کا وزن 132000 پونڈ ہے۔ سب سے بڑا شہاب ثاقب جس کی نمائش باقاعدہ طور پر کسی عجائب گھر میں ہو رہی ہے (ٹنٹ) نامی ایک ٹکڑا ہے جس کا وزن 68085 پونڈ ہے۔

یہ شہاب ثاقب 1897ء میں ایڈمرل رابرٹ ایڈون پئیر کی اس مہم کے دوران دریافت کرنے کی غرض سے سرانجام دی تھی۔ جس جگہ سے یہ شہاب ثاقب ملا ہے' اس جگہ کو اس کیپ پارک کا نام دیا گیا ہے۔ یہ شہاب ثاقب اب نیویارک کے ایک عجائب گھر میں نمائش کے لیے رکھ دیا گیا ہے۔ پتھر کی نوع کا سب سے بڑا شہاب ثاقب جو 4610 لاکھ سال پرانا ہے 8 فروری 1969ء کو جی ہوانا (میکسیکو) سے دریافت ہوا یہ زمین پر پائی جانے والی سب سے معمر چیز ہے۔

ہمارا چاند:

خلا میں یہ زمین کا قریب ترین ہمسایہ ہے' چاند کے مرکز سے زمین کے مرکز تک کا فاصلہ دو لاکھ اڑتیس ہزار آٹھ سو بارہ میل ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زمین کے بلند ترین مقام سے چاند کے بلند ترین مقام کا درمیانی فاصلہ دو لاکھ 16 ہزار چار سو بیس میل ہے' اسی طرح دونوں ہمسایوں کے پست ترین مقامات کا درمیانی فاصلہ 2لاکھ 47ہزار 6سو سڑسٹھ میل ہے۔

اس کا قطر 215906 میل ہے اوروزن 7023/10ٹن ہے اور اس کی کثافت اضافی 3034 ہے' اس کی محوری گردش کی رفتار 2287 میل فی گھنٹہ ہے۔ نومبر 1959ء کو رات 2منٹ اور 24 سیکنڈ پر (روس کے وقت کے مطابق) سب سے پہلی ارضی چیز چاند کی سطح سے ٹکرائی یہ روسی جہاز لونا دوم تھا۔

چاند کے پوشیدہ حصے کا سب سے فوٹو روس کے جہاز لونا سوم نے 7اکتوبر 1959ء کو شام 6بج کر 3منٹ پر چاند سے 43750 میل کے فاصلے سے لیا۔ اس وقت یہ خلائی جہاز زمین سے دو لاکھ بانوے ہزار میل کے فاصلے پر تھا۔

سب سے پہلا جہاز جو چاند کی سطح پر بحفاظت اترا روس کا لونا نہم تھا' جو گرین وچ ٹائم کے مطابق 31 جنوری 1966ء کو 11 بجے رات چھوڑا گیا تھا۔ یہ جہاز 3فروری 1966ء کو گرین وچ ٹائم کے مطابق 6بج کر 45منٹ اور 30 سیکنڈ پر چاند کی سطح پر اترا' 26دسمبر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

1950ء کو اہلِ برطانیہ نے ایک عجیب و غریب مظاہرہ دیکھا' اس دن چاند بالکل نیلا دکھائی دے رہا تھا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ شمالی برطانوی کولمبیا (کینیڈا) کی شارع الاسکا کے 103ویں میل اور 119ویں میل کے درمیان واقع جنگل میں پیدا ہونے والی آگ اس کا باعث تھی' کیوں کہ دو لاکھ پچاس ہزار ایکڑ میں پھیلی ہوئی آگ سے گندھک کے بخارات اڑ کر فضا میں داخل ہو گئے تھے۔ عین اسی طرح کا مظاہرہ 27اگست 1850ء کو جزیرۂ کراکوٹا کی تباہی کے بعد بھی دکھائی دیا تھا۔

چونکہ چاند صرف زمین کے اردگرد چکر لگا رہا ہے اور اپنے محور کے اردگرد چکر نہیں لگاتا۔ اس لیے اس کا صرف 59فیصد حصہ زمین سے دکھائی دیتا ہے' چاند کے سامنے کے رخ پر پایا جانے والا سب سے بڑا جوالامکھی چاند کے جنوبی قطب میں 183میل چوڑا ہے اس کی دیواریں14000فٹ بلند ہیں' چاند کی دوسری سمت میں بھی اسی طرح کا ایک جوالامکھ ہے۔ جس کا قطر600 میل ہے۔ چاند پر پایا جانے والا سب سے گہرا جوالامکھی نیوٹن جوالامکھ کہلاتا ہے' اس کا فرش اپنے کناروں سے 23000تا29000فٹ نیچے ہے۔

چونکہ چاند پر پانی نہیں پایا جاتا ہے'اس لیے یہاں کے پہاڑوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی بلندی پہاڑوں کے عین دامن میں پائی جانے والی ہموار سطح سے ناپی جاتی ہے۔ 1967ء تک یہ خیال عام تھا کہ چاند پر پایا جانے والا سب سے بڑا پہاڑ جنوبی قطب کے قریب واقع ہے' جس کی بلندی 35000 فٹ ہے' لیکن اپالومشن سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ وہ پہاڑ دراصل آتش فشاں پہاڑ کے دہانے کے کنارہ ہے' چنانچہ اس پہاڑ کا نام واپس لے لیا گیا ہے۔

جب سورج چاند کے عین اوپر ہوتا ہے تو چاند کا درجہ حرارت 643 فارن ہائیٹ تک پہنچ جاتا ہے۔

یعنی پانی کے نقطہ جوش سے 31 درجے زیادہ۔ سورج غروب ہوتے وقت وہاں کا درجہ حرارت 58 فارن ہائیٹ ہوتا ہے' لیکن رات کو یہ منفی 261 فارن ہائیٹ تک ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اپالومشن کے دوران چاند سے لائے جانے والے نمونوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ان کی عمر 4740 لاکھ سال ہے' تاہم اپالو 17 کے نمونوں کے تجزیے سے اس کی عمر کا اندازہ 4600 لاکھ اور 4500 لاکھ سال کے درمیان لگایا گیا ہے۔

سورج:

سورج کے گرد زمین کی گردش کا مدار بیضوی ہے' اس لیے سورج

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے زمین کا فاصلہ مختلف جگہوں پر مختلف ہوتا ہے زمین کا مدار 58 کروڑ 40 لاکھ 17 ہزار 8 سو میل ہے اور زمین اس مدار پر 66620 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چکر لگا رہی ہے۔

زمین سے سورج کا اوسط فاصلہ 92955829 میل ہے۔ زمین کی گردش کے دوران زمین سورج سے کم سے کم 91402000 میل کے فاصلے پر اور زیادہ سے زیادہ 94510000 میل کے فاصلے پر ہوتی ہے۔ پورا نظامِ شمسی کہکشاں کے مرکز کے اردگرد 481000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چکر لگاتا ہے' یہ اپنا ایک چکر 225 لاکھ سالوں میں مکمل کرتا ہے۔

سورج کا اندرونی درجہ حرارت 20,000,000 مطلق درجہ ہے۔ اس کی سطح پر 5,6,000,000 ٹن فی مربع انچ کا دباؤ پڑتا ہے۔ اس سے 45000,000 ٹن ہائیڈروجن فی سیکنڈ کے حساب سے نکلتی ہے۔ اسی کے جلنے سے روشنی اور حرارت پیدا ہوتی ہے' سورج سے نکلنے والی روشنی موم بتی کی روشنی کے برابر ہے۔ اس کا وزن زمین کے وزن سے 332946 گنا زیادہ ہے۔ اس کا اوسط قطر 864940 میل ہے' سورج جس کا وزن 20096/10 ٹن کے برابر ہے۔ ہمارے نظامِ شمسی کے 99 فیصد وزن پر مشتمل ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورج پر دھبے بھی دیکھنے میں آتے ہیں جنہیں خالی آنکھ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے بشرطیکہ آنکھوں کو اس کی حدت سے بچانے کا مناسب بندوبست کیا جا سکے۔ سورج کے دھبے بعض اوقات 50 کروڑ مربع میل کے بھی ہو سکتے ہیں۔ سورج پر سب سے بڑا دھبہ 18 اپریل 1947ء کو سورج کے جنوبی نصف کرے میں دیکھا گیا' اس کا رقبہ 7000 لاکھ مربع میل تھا' اس کا طول بلد 187000 میل اور عرض بلد 90,000 میل تھا۔

یہ دھبے اس لیے تاریک دکھائی دیتے ہیں کہ یہ سورج کے دوسرے حصوں کی نسبت 1500 سنٹی گریڈ تک کم گرم ہوتے ہیں۔ واضح ہو کہ سورج کی سطح کا درجہ حرارت 5660 سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔

اکتوبر 1957ء میں سورج پر پائے جانے والے چھوٹے بڑے دھبوں کی کل تعداد 263 تھی اور یہ 1775ء سے لے کر اب تک سب سے بڑی تعداد ہے۔ واضح رہے کہ سورج کے ان دھبوں کا ریکارڈ 1755ء سے مرتب کیا جاتا رہا ہے۔ اس سے پہلے سب سے زیادہ دھبے مئی 1778ء میں دیکھے گئے جن کی تعداد 239 تھی۔ 1943ء میں سورج پر ایک ایسا دھبہ پیدا ہوا جو جون سے دسمبر تک 200 دنوں تک موجود رہا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورج گرہن:

سب سے پہلا سورج گرہن جس کے بارے میں تاریخی شہادتیں موجود ہیں 2137 قبل مسیح میں دیکھا گیا تھا۔عرب ممالک کی ایک قدیم روایت کے مطابق وہاں سب سے پہلا چاند گرہن 3450 قبل مسیح اور سورج گرہن 4200 قبل مسیح میں واقع ہوا تھا۔

سورج گرہن زیادہ سے زیادہ 7 منٹ 31 سیکنڈ تک رہ سکتا ہے' لیکن ایسا صرف خطِ استوار پر ممکن ہے لیکن 717ء کے بعد (جب سورج گرہن 7 منٹ 15 سیکنڈ تک جاری رہا) سب سے طویل سورج گرہن 20 جون 1955ء کو دیکھنے میں آیا جس کا دورانیہ 7 منٹ 8 سیکنڈ ریکارڈ کیا گیا۔

یہ سورج گرہن فلپائن میں دیکھا گیا' اندازہ لگایا گیا ہے کہ 16 جولائی 2186ء کو واقع ہونے والے سورج گرہن کا دورانیہ 7 منٹ 28 سیکنڈ ہوگا اور اسے جنوبی بحراوقیانوس سے دیکھا جاسکے گا۔

مکمل سورج گرہن کی زیادہ سے زیادہ طوالت 12 منٹ 24 سیکنڈ تک ہوسکتی ہے۔ چاند گرہن کا زیادہ سے زیادہ دورانیہ 1.4 منٹ ہوتا ہے اور اب تک ایسا کئی بار ہو چکا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سال میں زیادہ سے زیادہ گرہنوں کی تعداد سات ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ 1935ء میں ہوا۔ اس سال 5 سورج گرہن اور دو چاند گرہن رونما ہوئے ۔حساب لگایا گیا کہ 1982ء کے سال میں بھی کل سات گرہن رونما ہوئے تھے' جن میں چار سورج گرہن اور تین چاند گرہن تھے۔ سال میں کم سے کم گرہن دو ہوسکتے ہیں ۔دو لازماً سورج گرہن ہوں گے' جیسا کہ 1944ء اور 1969ء میں ہوا۔

کائنات:

آئن سٹائن کا نظریۂ اضافت (جو 1901ء میں شائع ہوا) کے مطابق وقت ایک اضافی اکائی ہے اور جب کوئی چیز حرکت کر رہی ہو تو لورنٹز کے درج ذیل فارمولے کے مطابق وقت کی نبض تھم جاتی ہے۔

اس مساوات میں T وقت کا وہ وقفہ ہے جب کوئی جسم اضافی طور پر حالت سکون میں ہو' T سے مراد وہ وقت ہو جو کسی دوسرے نظام میں حرکت کرنے والے جسم کو سامنے رکھ کر ناپا جاتا ہے۔ V اضافی رفتار ہے اور C سے مراد روشنی کی رفتار ہے' جو 1,86,000 میل ہے اور ہمیشہ مستقل رہتی ہے۔

تاہم جب کوئی جسم کشش سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقت نہایت تیز رفتاری سے گزرنے لگتا ہے۔ ہماری کہکشاں سے باہر جو 2500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کر رہی ہے۔ 10 ہزار لاکھ کہکشائیں اور بھی ہیں۔ اگست 1977ء میں نیدرلینڈ کی ویسٹرمارک مشاہدہ گاہ نے اپنی طاقتور ریڈیو ٹیلی سکوپ کی مدد سے ایک اور کہکشاں کا سراغ لگایا ہے۔

جو 1,86,00000 نوری سال کے فاصلے پر ہے۔ ہماری کہکشاں سے باہر قریب ترین سماوی چیز میگالیک کے بادل ہیں جو 1,60,000 نوری سال کے فاصلے پر واقع ہیں۔ 1967ء میں روس کے ایک ماہر فلکیات جی عدلیس نے یہ انکشاف کیا کہ یہ بادل اپنے دوسرے سرے کے ساتھ ایک اور کہکشاں سے جڑے ہوئے ہیں' جو ہم سے 3800,000 نوری سال کے فاصلے پر ہے۔

خالی آنکھ سے دکھائی دینے والی بعید ترین چیز ایک ایسی کہکشاں ہے جو مخروطی شکل کی ہے اور اس کا زمین سے فاصلہ 2,00,000 نوری سال یا 13,000,000,000,000,000,000 میل لگایا گیا ہے۔ ممکن ہے غور سے دیکھنے والے ستاروں کے اس جھرمٹ کو بھی دیکھ سکیں جو ہماری کہکشاں سے 45 گنا زیادہ وزنی ہے۔

کائنات کی وسعت کا اندازہ ابھی تک لگایا نہیں جا سکا۔ اس ضمن

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں طاقتور دوربینیں بنائی گئی ہیں۔ سب سے بعید چیز جوان دوربینوں سے دیکھی جاسکی ہے' وہ ایک ستارہ ہے جسے اوکے 172 کا نام دیا گیاہے۔اس کا اعلان 7جون 1973ء کوایک سائنسی رسالے Nature میں کیا گیاہے۔اس کی دریافت کا سہرا ڈاکٹر ایلیز مارگریٹ (انگلینڈ) کے سرہے' جس نے اس غرض کے لیے 120 قطر والے شیشے کی دوربین استعمال کی۔ بالڈون نے اس تجربے میں مدد کی۔ یہ ستارہ 15000نوری سال یا 91,700,000,000,000,000,000میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اس ستارے سے آگے مزید جوستارے ہیں وہاں تک انسان کی نگاہ نہیں پہنچ سکی۔ ڈیوڈ سکرم نے 1973ء میں ایک سائنسی رسالے سائیٹفک امریکن میں جو اعدادو شمار شائع کیے ہیں اس کے مطابق ہماری کائنات آج سے 10,000اور 15,000لاکھ سال پہلے معرض وجود میں آئی تھی' ایک اور سائنس دان نے کسی دوسرے طریقے سے کائنات کی عمر کا اندازہ 20,000سال لگایا ہے۔کائنات بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے یہ ارتقائی عمل روز اوّل سے جاری و ساری ہے۔ علامہ اقبال کے بقول ابھی تک ''صدائے کن فیکون'' کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں' شاید اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خاکے کے مطابق یہ ابھی تک ناتمام ہے۔

www.KitaboSunnat.com
''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

غم نہ کریں

لا تحزن ان اللہ معنا

یہ کتاب ذہن وفکر کی تربیت' انسانی نفسیات کو بالیدہ اور انسانی شعور کو بیدار کرتی ہے۔ اس کے موضوعات میں اسلامیات' نفسیات' سماجیات' نفس انسانی اور مداوائے غم وغیرہ سبھی کچھ ہے۔ آسان' رواں' شگفتہ اور دل نشیں اسلوب میں قاری کے سامنے وہ مباحث پیش کرتی ہے جن سے اس کے ذہن کو جلا ملے' رنج وغم دور ہوں' حزن وملال کے بادل چھٹیں' ماضی کی یاد میں کھوئے رہنے سے نجات ملے اور انسان مستقبل کی تعمیر کیلئے تازہ دم ہو جائے۔ تلخیوں کو فراموش کر کے مسائل ومشکلات کا سامنا خندہ پیشانی سے کر سکے۔

یہ کتاب بتاتی ہے کہ دنیا کی زندگی اصل اور دیرپا نہیں ہے بلکہ یہ چندروزہ ہے۔ قرآنی آیات' احادیث شریفہ' واقعات عالم اور احوال سلف کے ذریعہ دنیا کی بے ثباتی واضح کرنے کے ساتھ ساتھ بتاتی ہے کہ یہ چندروزہ زندگی انسان کو ہنس کھیل کے گزارنی چاہئے نہ کہ رنج وغم اور تفکرات کے سائے میں۔ یہ تقدیر پر ایمان کے ساتھ اپنی تقدیر آپ بنانے' کامیاب وبامراد زندگی جینے کے ڈھنگ اور توکل کی حقیقت بتاتی ہے۔ "توکل" نکمے پن' بےعملی اور بےکاری کا نام نہیں بلکہ انسان کے اللہ پر کامل توکل اور دعاومناجات کے ساتھ ساتھ اللہ کریم کے پیدا کردہ وسائل' امکانات' مواقع اور صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر عمل کی دنیا میں سرگرم ہونے کا نام ہے۔ دنیا چندروزہ اور آنی جانی ہے، اس لئے آخرت کی جاوداں زندگی کے لئے کام کرے۔ یہ کتاب اچھی عادتوں کو اختیار کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ اس میں کثرت سے قرآنی آیات' احادیث نبوی ﷺ' آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال ائمہ وبزرگان دین نیز حکماء ودانشوروں کے خیالات وافکار نقل کئے گئے ہیں۔ مگر اس میں صدق بیانی کا پورا خیال رکھا گیا ہے اور تاریخ کے غیر ثابت شدہ قصوں' متصوفین کے تذکروں اور من گھڑت داستانوں سے احتراز کیا گیا ہے۔ یہ کتاب خوش نما رنگوں کی ایک حسین قوس قزح' گلہائے رنگا رنگ کا ایک حسین گلدستہ' ایک خوبصورت مرقع اور ایک دل کش انتخاب ہے

دارالابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دارالابلاغ کی نئی پیشکش

مثالی مسلمان مرد

- ایک عام مرد ایک "مثالی مسلمان مرد" کیسے بن سکتا ہے؟...... کہ ہر جگہ اس کی راہوں میں آنکھیں بچھائی جائیں...... اس کی بات مان کر خوشی محسوس کی جائے۔
- ایک مثالی مرد اپنے رب کو کیسے مناتا ہے؟ کہ ہر دکھ و تکلیف سے اپنے پروردگار کی مدد پا کر نجات پا جائے۔
- مثالی مسلمان مرد اپنی ذات کو دوسروں کے سامنے کس طرح پیش کرتا ہے؟ کہ اس کی عزت و وقار میں اضافہ ہی اضافہ ہو۔
- مثالی مرد اپنے والدین سے کس طرح کا سلوک کرتا ہے؟ کہ ان بدن لوگ عش عش کر اٹھیں۔
- مثالی مرد کا تعلق اپنی بیوی کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ جو اس کی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ضامن ٹھہرے۔
- مثالی مرد اپنی اولاد کے ساتھ...... کس طرح برتاؤ کرتا ہے؟ کہ جو بڑھاپے میں اس کے لیے سکون کا جھونکا ثابت ہو۔
- مثالی مرد کا تعلق اپنی بیٹی اور داماد کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جس سے گھر رشک چمن بن کر مہک اٹھے۔
- مثالی مسلمان مرد کا تعلق اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ جو خاندان بھر میں اس کو سربلند کر دے۔
- مثالی مرد کا تعلق اپنے قرب و جوار میں محلے داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جو پڑوس سے ہی اس کے مددگار و غمگسار پیدا کرنے کا باعث بن جائے۔
- مثالی مرد کا تعلق اپنے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جو اس کے متعلق ہر سو نیک نامی کی خوشبو بانٹتے پھریں۔
- مثالی مرد کا تعلق و رابطہ اپنے معاشرے کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جس کی بنا پر وہ اس کا آئیڈیل و رہنما اور قابل تعظیم ہستی بن جائے۔

اگر آپ یہ سب کچھ جاننا چاہتے ہیں تو!!

اگر آپ بھی معاشرے کے مثالی فرد بننا چاہتے ہیں...... کہ جس کی ہر جگہ عزت ہو...... اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کو اپنا "آئیڈیل" بنائیں...... یوں آپ دنیا میں بھی کامیاب و کامران ہوں اور آخرت میں جنتوں کے وارث بن سکیں تو...... آج ہی اس کتاب "مثالی مسلمان مرد" کا مطالعہ خود بھی کریں اپنے بچوں بچیوں اور دوستوں کو بھی کروائیں۔

یقیناً آپ دنیا و آخرت میں "آئیڈیل" بن جائیں گے۔ ان شاء اللہ

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

3736428

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

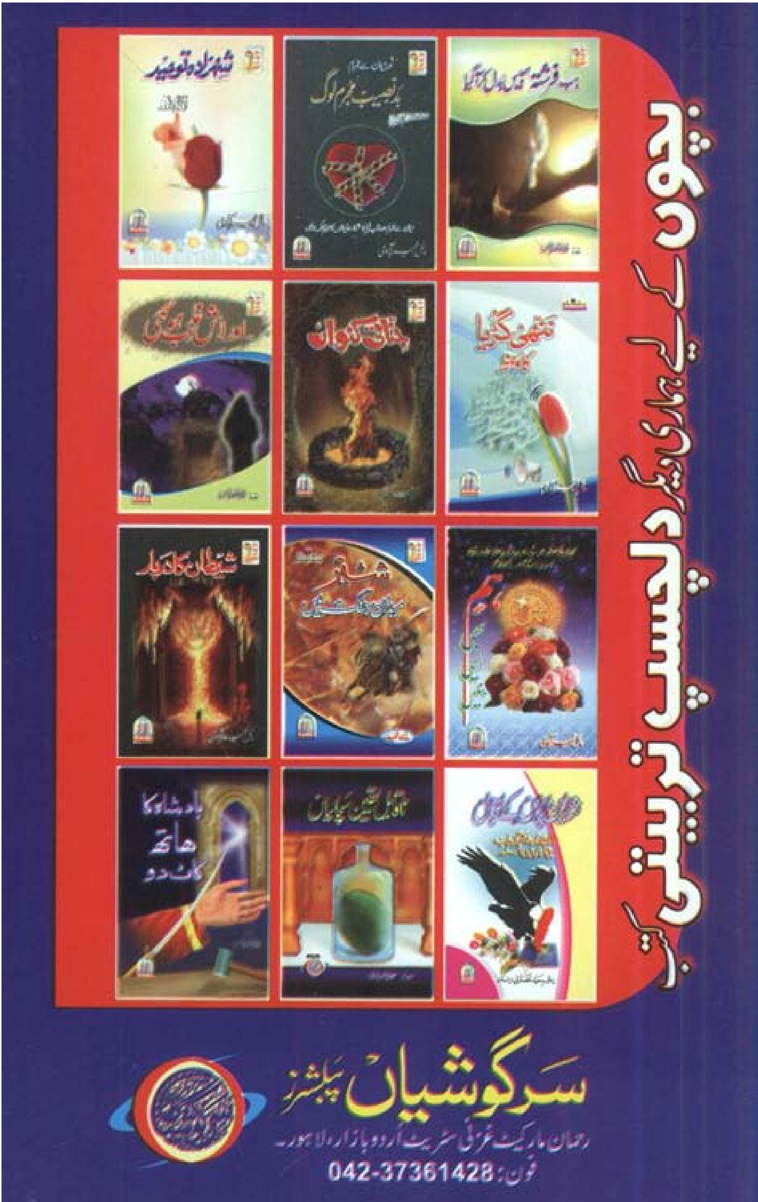

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"